

اے کہ یہ ساری باتیں میری خواہش ہیں۔

[illegible]

صدق المسیح

(حضرت میرزا مسرور نواب قید)

و کھا و اگر کوئی ایسا ولی ہے

جو حضرت مسیح علیہ السلام کو اولیاء امت کی طرح ایک فی اور محدث مانتے ہیں انہیں اس مابین کے خیال میں غلطی پر ہیں۔ کیونکہ حضرت ابو بکر سے لیکر جناب عبدالعزیز نوٹی تک جو کروڑوں اولیاء ہیں امت میں ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے کسی کو نبی کا خطاب عطا نہیں فرمایا اگر کسی ولی اللہ یا محدث کو اللہ جل شانہ نے نبی کر کے خطاب فرمایا ہے تو آپ وہ وحی پیش کریں۔ اور مسیح تائیدی حوالہ پیش فرمادیں۔ کہ فلاں حدیث میں فلاں ولی اللہ کو اللہ تعالیٰ نے نبی کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ اور اس نے اسے شائع کیا تھا۔ اور اب تک فلاں ذوق جو فلاں ملک میں رہتا ہے اسے نبی مانتا ہے۔ خود شہر ایا کہ جو مسیح حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ستار وحی آئی ہوتی۔ یہی ہے طرح کسی لی پر لگا تا کہ اس قدر عرصہ تک وحی ہوتی رہی ہے؟ اور وہ وحی اعظم اللہ کی بات ہے؟ اور یہ طرح وحی ہوتی اسی طرح وہ پوری ہوتی۔ اور ہوتی جاتی ہے؟ اور معلوم نہیں کب تک پوری ہوتی رہے؟

(تیسرا) اس ولی نے اپنے الہام کو ایسا یقینی اور قطعی بتایا ہو کہ اس کا منکر کافر ہے۔ اور اگر جبر پر مبنی ہوئی وہ اسپر یقین دکرے تو وہ بھی کافر ہو جائے۔ نیز یہ طرح قرآن شریف و قرآن کتب سماوی کا ترجمہ ہے اسی طرح اس وحی کا ثبوت (چوتھا) یہ کہ مسیح نامہ صری علیہ السلام سے دیگر مستقل انبیاء سے وہ ولی ہر طرح افضل اور اعلیٰ ہو جیسا کہ حضرت سیدنا فراتے ہیں کہ میں مسیح موسوی سے ہر طرح افضل اور اعلیٰ ہوں اور یہ خبر مجھے اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔

دہا پچواں) اللہ تعالیٰ نے اس ولی کے مبعوث ہونے کو محمد رسول اللہ کا دوبارہ دینا میں آنا فرمایا ہے۔

(چھٹا) قرآن حدیث اور کچھ کتب سماوی میں اس کی اس کا ذکر نہیں ہوا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنا

سلام پہنچایا ہو۔ جیسے کہ ہمارے مسیح کو اپنے سلام پہنچایا (ساتویں) اس ولی کے لئے آسمان وزمین نے گواہی دی ہو۔ اور اسکے قبول نہ کرنے کے سبب طاعون اور زلزلہ اور طرح طرح کی ہلاکت دینا پر پوری ہو جیسا کہ خط اور انبیاء وغیرہ ہمارے مسیح کی تبلیغ کے بعد آفتیں آسمان سے نازل ہوئیں (آٹھویں) وہ گناہ کی حالت سے ایک دفعہ ایسا مشہور ہو کہ اسکے ساتھ اسکا گاؤں بھی مشہور ہو گیا ہو اور اسکی جماعت لاکھوں تک پہنچ گئی ہو اور بڑے بڑے شریر تو بہ کر کے نیکو کار و پرہیزگار بن گئے ہوں۔

(نویں) وہ ولی دکھائے جس نے کہا کہ میری چار دیواری میں کوئی میرے وقت کے مذاہب نہ مرے گا۔ اور باوجود اس دعوے کے ایسا ہی ہوا ہو۔ جیسے کہ ہمارے مسیح نے تو یہ بھی کہا کہ طاعون ہمارا غلام بلکہ ہمارے غلاموں کی غلام ہے۔ (دسویں) کوئی ایسا ولی پیدا کر دے جس کے زمانے میں اسے اسکے مسئلہ سمیت کے اور سب مسئلے مر گئے ہوں جیسا کہ ہمارے مسیح کے وقت میں ہوا۔ اسکے مخالف اکثر ذلیل اور تباہ ہو گئے ہوں۔ اسکے تسلیم کرنے والے بڑے بڑے رجوں پر چڑھ گئے ہوں۔ دیکھو اسکا الہام انی محییٰ من امراد اھل ائتک وانی معییٰ من امراد اھل ائتک کس طرح پورا ہوا۔ تم خود گواہ ہو۔ اور یہ باتیں تمہرے حجت ہیں۔

(گیارہواں) اسپر میں قدر مقدمات یا مباحثات ہوئے ہوں۔ وہ سب اسکے حق میں ہوئے ہوں۔ ایک مسئلہ میں بھی نہ ہوا ہو۔ ہمیشہ فتح اور نصرت اسکے ہمراہ رہی ہو اور قبل از وقت اپنی فتوحات کی خبر اللہ تعالیٰ سے دیتا رہا ہو۔ یہ گواہ باتیں بظہر زور پیش کر کے احباب دریافت کیا جائے کہ اگر آپ ایسا ولی کوئی پیدا کر دینگے تو ہم مجھ سے اللہ آپ سے اور نہ پیدا کر سکو تو اسکے برخلاف سمجھ لوں اور قسم ہے اس خدا کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ آپ لوگ فردا فردا یا کل جمع ہو کر اسلام کو نہیں کر سکو گے۔ میں خود آپس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور چھپر ہیں۔ خدا کے بند و مرکر خدا کر اس کے رسول اللہ مسیح کو منہ دکھانا ہے۔ یا نہیں؟

حضرت مولانا محمد علی صاحب دہلوی نے اس مسئلہ پر ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام "الایمان" ہے۔ اس کتاب میں اس مسئلہ پر بحث کی گئی ہے۔

در اختلاف

(فہرست مولوی محمد رفیع صاحب دہلوی)

۱۔ یہی مجدد ظہر حضور ہے اس رسول کے جواب میں کہ امتیہ میں یہ تصوف ہے۔ جو کچھ فرمایا وہ صحت ذیل ہے۔

گوشہ زمانہ میں ادب فطرتیں تو ایک ہی تھیں۔ جیسے میری اور دوسال کے بچے کی ہے لیکن تجربہ نہیں تھا۔ جیسے اب تجاربہ ایجاد ہیں۔ مثلاً اس زمانے کے ایجادوں میں پھلاد ترقی ہوئی۔ جیسے سمونم پہنے ہاتھوں کے وسیعہ پکڑ کر پھر گھٹنوں کو ساتھ لگا کر بیٹھنے کے لیے پھر اسکی ضرورت بھی نہ رہی۔ صرف سلتے بٹلا کر آنکھوں کے ذریعے پھر اس مذہب کہ جہانک نظر نہ پائے۔ پھر اب وہ قید بھی اٹھ گئی۔ اور سینکڑوں کو مس کی قدی سے انبان مل کر سکتا ہے۔ تو روحانی جہانی ترقیات کا سلسلہ ایک ساتھ چلا آتا ہے۔ گزشتہ زمانہ میں شریعت نے کتب سابقہ کیوں کسی کو نبی بنا سکتی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ ان کو ان قدر حق نہ تھا۔ اور اس وجہ سے انکی کتب میں دلائل ہی نہیں دے گئے۔ یہ بات تمہیں اس مثال سے واضح ہو جائے گی جیسے آج کل بورڈنگ میں یہ حکم ہو کہ وہ بچے کے بعد کوئی لڑکا باہر نہ نکلے۔ تو ایک صاحب جانے کا طریق ہے۔ لیکن اسکی دلیل کوئی نہیں دیکھائی۔ اور نہ ہی لڑکو کو اس دلیل کی ضرورت ہے۔ بلکہ دلیل دے دینے پر اس پر عمل کر کے بعض لڑکے بھیج سکتے ہیں۔ اور یہی دلائل دے سکتے ہیں کہ لڑکے بے شک اجازت دیر بچائی ہم کسی طرح کی پٹنی دکھانے پائیں گے تو اس مسئلہ انتظام نہیں رہ سکتا۔

دلائل جب سے نہ جاتے تھے تو پھر نبی دیکر ہو جائے تھے۔ انجیل کتاب پر جب بالکل عمل درآمد میں نہ ہوتا۔ تو ان میں سے جو کہ اللہ تعالیٰ لائق دیکھتا۔ اسکو اپنی طرف سے تسلیم دے کر اس پر روحانی علوم کے دروازے کھل دیتا۔ اور اسپر نہایت نازل کرتا۔ اسی طرح کائنات میں گزشتہ زمانے میں سٹے گا۔ جب کوئی بڑا حبیب کئی سال تک خدمت کرے گا کہ پھر ان خدمت گار شاگردوں میں سے ہی جس کو نہایت ہی لائق سمجھتا۔ اسکو نفع بخلا دیتا۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ سب کو ہتھ دے دے۔ اور اکثر شیعہ حکیم خضر وہان کے مصداق ہوں۔ (دیکھو) مولوی اقامت الدین صاحب مدد میں گوئی سٹے سٹے انکو بڑا مال دی کہ آپ اپنے تامل ہی کو دیکھ لیتے۔ کہ جو کام لعل والاکر سکتا ہے وہ صرف لعل پاس دے۔ سے نہیں ہو سکتا۔ مدرسہ آغا جی ہے

تو نے مل کے علاوہ نازل بھی پڑتا ہے گا لیکن اگر نہ ترقی کرے اور بجائے اٹل نازل ہونے کے نازل ہی میں وہ پڑ جائے تو نازل کر دیکھئے تو پھر اٹل نازل کی ضرورت نہیں۔ اب یہ مثال قرآن مجید کی ہے کہ اس میں نبوت کی تعلیم بھی موجود ہے بلکہ پاس کے لئے ضرورت مل سکتی ہے کیا حضرت یحییٰ بجز اتباع شریعت اور اعلیٰ تعلیم کے نبی ہو گئے تھے

حضرت یحییٰ کی نسبت جو مسیحا کا لقب قرآن مجید میں ہے۔ تو یحییٰ مراد نہیں بلکہ صاحب ہے میں بھی ایک مہر شخص کے سامنے بڑا جوان لڑکا ہی کہلاتا ہے۔ ایسا ہی انبیاء کو ۴۰ سال پر نبوت ملتی تھی۔ مگر انہوں نے ترقی کر کے اس سکیم کو جلد ہی ختم کیا۔ اور قریباً ۳۵ سال کی عمر میں سبوت ہوئے۔

مخدرات روحانی

سیریزم اور توجہ ڈالنا۔ روح پر اثر ڈالنا ہے۔ مگر مادی طور پر نہ کہ آسمانی طور پر جیسا کہ افیون اور کوکین فوری اثر ڈالتی ہیں۔ لیکن اصل مرض کو نہیں کھڑکتیں۔ کئی پیرس نے حلقہ میں توجہ ڈالتے ہیں تو انکو ایک وقتی سرور ضرور حاصل ہوتا ہے۔ لیکن ان کے افلاق دیر ہی رہتے ہیں نہ بدو نہ وہ بھی ڈال سکتے ہیں۔

دو مثالیں

ایک بڑا توجہ ڈالنے والا ہندو دفتر میں بیٹھ چکا تھا وہ دارالامان کے قریب کسی بارگاہ میں آیا تو اس نے حضرت اقدس کا ذکر سنا ہوا تھا اس نے کہا کہ چلو آج مرزا صاحب پر ایسی توجہ ڈالو کہ ملقمہ یہ بین میں ناچنا شروع کر دیں۔ اور مجلس میں لگ ہی ہو جائے۔ اس خیال سے وہ چھوٹی مسجد میں جا بھی بیٹھا نہ ہوتی تھی حضرت اقدس نے اپنے معارف سننا سہہ تھے کہ دھچکا سا اگر کچھ فاصلے پر بیٹھا اور اس نے توجہ ڈالنی شروع کر دی۔ مگر حضرت صاحب اپنی باتوں میں مشغول رہے۔ اب اس نے خیال کیا اگر اسکو کچھ توجہ کی واقفیت ہوتی۔ توجہ ہو کر توجہ ڈالنی شروع کرتا۔ اس نے توجہ جو ڈالی۔ تو اسکو ایسا معلوم ہوا کہ میری جان بچنے لگی ہے۔ پھر صبر کر دیا۔ اور سمجھا کہ یہ کوئی بڑا اعلیٰ و ماخ ہے کہ اس پر اثر نہیں ہوتا۔ فوراً وہ بڑا توجہ ڈالنے نہ پھر بھی توجہ ڈالنے سے اس پر وہی حالت ہوئی۔ پھر تیسری دفعہ جو شروع کیا تو کیا دیکھتا ہے کہ حضرت صادق الصدوق جری امر فی کل الانبیاء کے دفعہ نشانوں کے پاس واپس بائیں دھیریں اور ابھی مجھ پر حملہ کیا پاتے ہیں۔ تو فوراً جوتیاں ہاتھ میں لے بیٹھا۔

پتا لہی جا آسام لیا اور پھر پھرا ہوا۔ وہاں سے اس نے یہ واقعہ لکھ کر بھیجا۔ اور پھر حضرت صاحب کو ہاتھ لگا کر تا۔ اور خطہ کنایت۔ کہنا حضرت بھی اسے کتاب میں بھیجا کرتے۔ کبھی اسے کوئی کتاب نہ پہنچتی۔ اور اسے پتہ لگ جاتا۔ تو لکھتے کہ حضرت آپ اپنے مرید کو بھول گئے۔

دوسرا واقعہ

میں یعنی حضرت صاحب زادہ صاحب الواعظ (جہازیں) تھا۔ تو اس کمرے میں بڑے معزز لوگ بیٹھتے تھے۔ چند انگریز بھی۔ ایک ہندو نے کہا کہ میں تم توجہ میں ماہر ہوں۔ انگریزوں نے ہنسی میں ٹالا۔ تو اس نے ایک انگریز پر جو توجہ ڈالی وہ لگاؤ خود اسکی طرف آنے لگے آگے کھینچتا چلا آتا۔ تاہم پھر خوب توجہ ڈالا پھر اس نے ایک ہن واک کے پر جو بحیرہ کا تھا توجہ ڈالی اور اسے کہا تمکو ہوائی جہاز کی سیر کرائیں۔ اس نے کہا۔ کہاں تو جہاز لے کر آؤ گی۔ جہاز تیار ہے۔ اس پر سوار ہو جاؤ کیوں جی سوار ہو گئے بتاؤ کہاں چلو گے۔ بحیرہ جاکاں گا۔ کہاں اترو گے۔ اپنے گھر آچھا گھر میں اتر پڑے۔ کون کون بیٹھا ہے۔ ماں بھی ہے۔ بہن بھی ہے۔ کیا کہتی ہیں۔ کہتی ہیں کہ بڑی جلدی آگیا۔ اور بھی کسی سے ملو گے۔ ہاں۔ فلاں محلے میں ایک دوست کو ملو گا۔ چلو۔ کیوں بھی مل جائے گی ہاں۔ اچھا اب کہاں کی سیر کرو گے۔ ملو لہندی کی۔ وہاں تک مختلف مقامات کی سیر کرائی۔ مگر حکم پر فوراً توجہ نہ کر سکا واقعہ مذکورہ سے وہ پھر سبق حاصل کرے۔ جو لوگوں کو کہتا ہے میں تم کو مرزے کا نظارہ دیکھا سکتا ہوں۔ کیا وہ لڑکا واقعی ان مقامات پر گیا۔ اور کیا پیر صاحب واقعی وہ توجہ ڈالی حالت حضرت صاحب میں پاتے ہیں۔

صوفیا میں توجہ کیوں آتی

انہوں نے سمجھا کہ اب مسلمانوں کی روحانی حالت بالکل بگڑ چکی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہندو ہی ان پر غالب آجائیں۔ اسلئے کم از کم ات توجہ ہی رہے۔ ان کی نیت توجہ تھی لیکن بعد میں یہ ایک نئے آسمانی علم سمجھ لیا گیا۔ اور آسمانی روحانیت سے وہ لوگوں نے اسے اور طرز میں سمجھ لیا۔

ایک صوفی صاحب لکھتے ہیں کہ کشتی میں بہت سے ہندو آتے تھے۔ میں نے جو توجہ ڈالی۔ تو سب کبھی نہ پڑے پھر ایک جگہ کی توجہ سے جو چپکا بیٹھا تھا۔ ابھی کچھ دیر نہ گزری تھی۔ کہ سب کبھی بام رام کہنے لگے تھے کہ میرے منہ سے بھی رام نام نکلا

مادی اور آسمانی توجہ میں فرق

مادی توجہ کرنے والا کچھ نیچے عمل کرتا ہے۔ لیکن آسمانی شخص فاصدع باقوت پر عمل کرتا ہے۔ اور توجہ ڈالنے کا کام خدا تعالیٰ اپنے ذمہ لیتا ہے۔ چنانچہ اس کے ملکہ میں وہ بارہ مادی ترقی ہوتی ہے۔

کیا ہر ایک مضطر کی دعا منظور ہوتی ہے

بعض لوگ کہتے ہیں کہ تماری کیا ضرورت ہے۔ کہ تماری دعا قبول کی جاتی ہے۔ وہاں تو فلاں پاوری کی بھی منظور ہوتی ہیں۔ پھر فلاں سادہ ہوگی۔ پھر فلاں یہودی کی۔ تو تم اس بات کا رمت کر۔ بلکہ بحث قرآن مجید کو کر سائے مگر وہ کہ آجین عجیب المضطر اذ دعاہ و کشف السوء۔

قرآن مجید ہر مضطر کی دعا کو سنتا ہے کسی مذہب کی خصوصیت نہیں۔ یہ تو قرآن مجید کی تصریح ہوتی۔ باقی مذاہب یا ابلا متاثر تو یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ہمارے مقابلہ میں آکر دعا مانگے تو اسکی دعا ہرگز قبول نہ ہوگی۔ تجربہ کرنے والا کہے۔ اسکی مثال یوں ہے جیسے ایک شخص لہجہ میں کہتی ہے۔ اور پھر ایک لڑکھٹو کہتا ہے کیا وہ ایک ہی مشیت سے دیتا ہے۔ انہیں کچھ فرق نہ ہوگا۔ جہاں دیکھے گا کہ لڑکے کا نقصان ہوتا ہے۔ تو اس کے مقابلہ پر پھر فقر کو نہ دے گا۔

کوئی پیر صاحب کہیں کہ دیکھو۔ ہمارا توجہ ایسی ہی ملتی آتی ہے تو ہندو کیا ان سے کم ہیں۔ ان سے ہی بڑا کہ توجہ کرنے والے موجود ہیں آسمانی روحانیت سے انکو کچھ فلتن نہیں۔ اور پھر ہمارے مقابلہ پر کیا۔ ہمارے دو طالب علم پیر جماعت علیشاہ کے ملکہ توجہ میں بیٹھے۔ ان کے ماسوا تو کچھ سر دھیرہ ہلانے لگے لیکن پیر کچھ اثر ہنسکا مٹھک پیر صاحب نے بڑی توجہ ڈالی لیکن آخر اسے یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ تمہارے دل سخت ہیں۔ ایک دم بیان سے نکلیاؤ۔

ازہاق البطل

یہ لفظ معنی کا میر قاسم علی صاحب ہلوی ایڈیٹر الحق مال مقیم قادیان شریف نے مرتب کیا ہے جو اب بھی پیر مہی سہ کے شہر قادیان کی ندی میں مڑکے کھاتے لیا جاتا ہے کہ بتایا کہ پیر مہی سہ کے بانی کے وقت قادیان میں حضرت سید سید محمد کے زمانے میں یہ رسالہ لکھا اور قاسم کو سن کر بے غصہ ہے۔ قیامت ہمارے ہاتھ سے مٹا دیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَىكَ الْكِتَابَ

خطبہ

فرعون حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح و امیر

(۲۰ مئی ۱۹۱۷ء)
نوشہ علامہ امینی بلاوی

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

اس آیت کی سب سے بڑی بات یہ ہے کہ خدا کی ذات جو کہ وہاں الٰہی ہے اس لئے کوئی انسان ان کی باتوں سے اسے نہیں دیکھ سکتا جو کہ لطیف و خفیه و غیبی ہوتی ہیں وہ نظر نہیں آتی۔ پھر خدا تعالیٰ تو ان لطیف چیزوں کے پیدا کرنے والا ہے۔ اس لئے ان کے ہونے سے اس کا نظر آتا تو ناممکن ہے کسی شاعر نے کیا لطیف بات کہی ہے۔ کتنا ہے

جو دینی کی برہمی ہوتی تو کہیں دوسرا ہوتا
یعنی اگر کہیں کوئی کا سوا ہوتا تو کہیں سے ملاقات بھی ہوجاتی لیکن چونکہ
مجانب و دوری ہوتی اس لئے مقابلہ میں کچھ نہیں ہی نہیں ملتی اس کا ہرگز نہیں
اور کوئی اسکی ذات کا عملہ نہیں ہی نہیں ہے اس لئے اس ملاقات ہی نہیں ہوتی
جب تک کہ یہ ہے تو جو اسکی مخلوق اور اسکی پیدا کردہ چیزیں ہیں انکی آنکھوں سے وہ
کہاں نظر آسکتا ہے پس خدا تعالیٰ ان آنکھوں سے کیسے دیکھائی نہیں دیتا۔ بلکہ اپنی
قوت اپنے جلال اور اپنے کاروبار اور اپنے حق میں ان کی بندگی کے ذریعے نظر آتا ہے
جو کہ خدا تعالیٰ اپنے بڑے اور اپنے سے بڑے کو دیکھتا ہے کہ نظر آتا ہے اس لئے بعض
مادان ان بندہ کو ہی خدا سمجھ لیتے ہیں۔ ان میں خدا کی صفات قرار دیتے ہیں
جب تک کہ ان انسان پانی میں سوسن کا کمر دیکھ کر کہے کہ یہ کسی سورج ہے
حالانکہ اہل سورج تو دیکھ رہے ہوں گے۔ اس لئے کہ کہتے ہیں اسی بات سے بہت لوگوں
پر ابھرا ہوا ہے۔ یہ جو خدا کے اوتار ہے ہیں۔ انکو بھی یہی غلطی ہے کہ چونکہ
خدا اپنے جگر پر انسانوں میں داخل نہیں ہوتا پس اس وجہ سے انکی عقل کی دوسرے
بہت بڑے بڑے لوگ کہتے ہیں انکو نادانوں نے خدا بنائے کی کوشش
کی ہے کہی کہ انہوں نے خدا کا بیجا بنایا کسی کو خدا ہی قرار دیا اور کسی کو خدا
مقرر کیا مگر ان کو خدا تعالیٰ نے بہت کچھ نصرت سے اللہ علیہ وسلم نے
شرک کے خلاف بیان کر دیا ہے۔ جیسا کہ نبی نے نہیں دیا۔ اس لئے
آپ کی امت کو خدا تعالیٰ نے بہت کچھ اس سے بچائے رکھا ہے۔ سلطان

اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد عبدا
وہ رسولہ کہ جس میں فتنہ سے بچنے کے لئے نصرت سے اس پر سلام کو خدا
بناتے یا خدائی صفات وجوہ لیکن پھر بھی آنحضرت سے اس پر سلام
کی نسبت شرک کہہ کر بھیجے گئے وہ جسے درگوں کی نسبت جنت دیا
شرک میں مبتلا ہو گئے پھر ان پر سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت
محبت غیب تھے مشہور کر کے میں حضرت معین الدین چشتی۔ ابوالفضل
شاہ گنج و غیرہ درگوں سے بہت بڑا شرک کیا جاتا ہے۔ اور پھر ان سے
بہت زیادہ شرک ان معمولی قبروں سے کیا جاتا ہے۔ جو قریب ہر گائے
میں ہی ہوتی ہیں۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے لوگوں کو قبر پر سطح
پر سجدہ کرتے دیکھا ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کے لئے کیا جاتا ہے
اور ان سجدہ کرنے والوں کو یہ پورے ہیں جو تائبہ کہ ہم سطح پر گت
حاصل کر رہے ہیں۔ حالانکہ قرآن شریف میں شروع سے لیکر آخر تک
اس شرک کی بیخ و بن کو اکھاڑا گیا ہے۔ مگر مسلمان سمجھتے تو قرآن سے
تو ایسا بیان کر دیتا تھا کہ ان پر شیطان شرک کی راہ کے کبھی ملدہ کرتا
لیکن انہوں نے قرآن کو بالکل چھوڑ دیا اور شیطان کی راہ چلی گئی
اس وقت میرے دل سے ایک خاص مسئلہ کے متعلق یہ امداد
کہ علم غیب کسی انسان کو ہوتا ہے۔ یا نہیں۔ اس بات پر بڑی کشمکش
ہوتی ہے کہ آنحضرت سے اس پر سلام کو بھی یہ علم تھا یا نہیں جنہوں
نے کہا ہے کہ نہیں۔ اس لئے ان کے اس کہنے پر ان پر بڑے بڑے
فتوے لگے ہیں۔ کہ انہوں نے آنحضرت سے اس پر سلام کی بے
ادبی کی ہے حالانکہ یہ آیت جو میں نے پڑھی ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ
کے صاف طور پر بتا دیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے علم کا کوئی اعادہ نہیں کر سکتا
نہ آنحضرت سے اس پر سلام اور نہ کوئی اور شخص۔ بے شک آنحضرت
سے اس پر سلام تمام نبیوں کے سرور اور اس پر سلام کے بڑے
محبوب بلکہ آپ کی اتباع کرنے والا خدا کا محبوب ہو جاتا ہے۔ مگر
یاد رہے کہ آپ خدا تعالیٰ کی مخلوق اور اسی کے محتاج تھے لہذا آپ
اور وہی صفات رہیں گی جو بندوں میں ہوتی ہیں۔ اور وہ صفات
کبھی نہیں کہیں۔ جو خدا تعالیٰ نے صرف اپنے لئے مخصوص کر رکھی
ہیں۔ علم غیب بھی انہی میں سے ہے۔ اس لئے صرف خدا ہی جانتا ہے
کہ کیا کچھ ہوتا ہے اور کیا ہوگا۔ ان آیتوں میں خدا تعالیٰ نے
بتا دیا ہے کہ علم غیب کے لئے کتنی چیزوں کے ہونے کی ضرورت ہے
اول یہ کہ انھی القیوم لا تأخذا سنیۃ ولا نوم یعنی ہمیشہ زندہ
رہنے والا نہ سوئے نہ سنے والا۔ اور دوسرے کو قائم رکھنے والا ہو۔
سوائے انہیں اور نہ ہی اسے اونگہ آئے کیونکہ جب سو گیا تو اس

سوتے کے عرصہ کا اسے علم کہاں رہا۔ دوسرے سوائے اللہ ما فی السموات
وما فی الارض ہی کے تھنہ قدرت میں وہ سب پھریں ہوں۔ جو
زمین و آسمان میں ہیں۔ وہی ان کی حفاظت کرنے والا اور وہی ان کا تحفظ
سب باتیں علم غیب کے لئے ضروری ہیں جب کسی انسان کی نسبت علم غیب
کا ہونا کہا جائے گا۔ تو یہ سب صفات بھی اس میں پائی گئی۔ کیونکہ
جب تک کسی مرد یا عورت نہ ہوں وہ عالم الغیب نہیں ہو سکتا۔ آنحضرت
سے اس پر سلام تو سوا بھی کرتے تھے آپ پیدا ہی ہوئے۔ اور وفات
ہی پا گئے۔ بلکہ آج تیرہ سو سال سے زائد عرصہ ہونے کو آپ پر
آپ کی نسبت علم غیب ہونا کس طرح کہا جاسکتا ہے۔
پس آنحضرت سے اس پر سلام وہی ہو۔ یا کوئی اور انسان جو وہی
مذہب کے اندر طاقتیں ہیں جو خدا نے انسانوں کے لئے پیدا کی ہیں۔
اور وہ طاقتیں جو خدا نے اپنے لئے مخصوص کر رکھی ہیں وہ آنحضرت سے اس
پر سلام میں ہی نہیں پائی جاتیں۔ پس جب آپ میں نہیں تو اور کسی میں
ہی نہیں۔ نہ حضرت مومن میں نہ حضرت پیغمبر میں اور نہ کسی محمدی میں
نہ عبدالقادر جیلانی و غیرہ میں اور نہ ہماری جماعت میں سے کسی انسان
بعض لوگ ادائی سے یوں کہہ دیتے ہیں۔ کہ حضور پر سب کچھ روشن
حضور تو پوشیدہ حالات کو خود معلوم کر سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ
یہ شرک کے کلمات ہیں۔ اور خطرناک شرک ہے۔ ہمارا وہ حضرت مسیح
موجود علیہ السلام کا تو حال الگ ہے۔ ہمارے آقا حضرت محمد سے اس
پر سلام پر سب کچھ روشن نہیں تھا۔ اور نہ آپ خود بخود کچھ پر وہ غیب سے
معلوم کر سکتے تھے۔ پھر ہم کیا ہیں۔ جماعت کے پاس ہوتا ہے وہی
خاک و ہڈی میں ہی جاتا ہے۔ جب ہمارے استاد نے پاس یہ علم
نہیں تھا تو ہم میں کہاں سے آتا ہے ہم نے ہی کچھ سیکھا ہے۔ پھر حضرت
سے اس پر سلام کو علم کے پاس تھا۔
پس جماعت کو چاہیے کہ بہت احتیاط سے الفاظ منہ سے
نکالا کرے۔ اور اپنے خیالات کو ایسا مختصر کرے کہ شرک سے بالکل
بری ہوں۔ اس پر سلام تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم ہر قسم کی برائی سے اجتناب کریں گے
مگر شرک معاف نہیں کر سکتے پس ہر ایک مومن کو چاہیے کہ ایسا الفاظ
بولے۔ جن میں خدا کی حمد و ثناء اور تائید پائی جائے۔
خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو اس بات کی توفیق دے۔ کہ
اللہ کو اللہ اور مخلوق کو مخلوق کہے۔ اور کوئی وہی خدا کی طرف
منسوب نہ کرے۔

زید خیالات چکوالوی

(۱) چندی بات چکوالویوں سے یہ چمنی چاہیے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں مبعوث ہونے کے متاعہ ہوا۔ کتنی عمر میں وفات پائی آپ کے اخلاق کیسے تھے۔ آپ نے کتنے غزوات کئے کتنے صحاح کئے۔ آپ کا دوستوں دشمنوں سے کیسا سلوک تھا آپ کو کیا کامیابی حاصل ہوئی آپ کے سوانح پتھریل کیا ہیں آپ کی وفات کے بعد آپ کی قوم کا کیا انتظام ہوا۔ مسلمانوں نے اسلام کی تعلیم پر کس طرح عمل کیا یہ سب باتیں ان سے چچی جائیں اگر وہ کہیں کہ نہیں کچھ معلوم نہیں تو سوال کرو کہ جب ایک عیسائی ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ تم اپنے رسول کا چال چلن بتاؤں جیسا دکھاؤ اور اپنے رسول کی زندگی بے نظیر زندگی ثابت کرو۔ اپنے نبی کی کامیابی کے واقعات چنے رسولوں نبیوں کی کامیابی کے واقعات جیسے ثابت کرو۔ اور ثابت کرو۔ کہ تمہارا رسول واقعہ میں کرائی تعلیم کا اعلیٰ نمونہ تھا۔ تو اس عیسائی کو کہا جواب دیں۔ اگر وہ کہیں کہ قرآن میں ہمارے رسول کی تعریف آئی ہے۔ تو انہیں کہو کہ یہ صرف دعویٰ ہے۔ جب تک واقعات سے ثابت نہ کرو یہ دعویٰ کہی قابل قبول نہیں یاں واقعات سے ثابت کرو کہ کلاماں موقع پر رسول نے کامل شجاعت دکھائی فلاں حادثہ میں آپ کا استقلال ظاہر ہوا۔ اور ایک مقام پر غیض و غضب کو قابو میں رکھا دشمنوں کی تکلیفوں پر صبر کیا باوجود طاقت کے انتقام نہ لیا۔ کمزوروں پر رحم کیا بچوں پر شفقت کی لہ دوستوں سے محبت کی۔ دشمنوں سے عدل کیا۔ غرض واقعات پیش کرو۔ اگر وہ کہیں کہ واقعات کا ہمیں علم نہیں تو کہو کہ جب ہمیں علم ہی نہیں تو ایسے شخص کو رسول کیوں سمجھتے ہو۔ اور اگر کہیں احادیث اور کتب سیر میں وہ واقعات دست ہیں تو اس خود بخود اقبالی ڈگری اپن ہو جائے گی۔

(۲) چکوالویوں اور ہم میں یہ بات مشترک طور پر سہل ہے۔ کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جو وحی نازل ہوئی وہ واجب الدلالت ہے اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ احادیث واجب التعلیل ہیں۔ کیونکہ وہ وحی آہی سے ہیں جنہیں اپنے الفاظ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے الفاظ میں لوگوں کے سامنے بیان فرمایا۔ بیسکن چکوالویوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے

قرآن مجید کے اور کوئی وحی نہیں ہوئی۔ اور اللہ اور رسول کے درمیان جس قدر مکالمہ ہوا وہ سب قرآن میں محدود ہے اب جبکہ چکوالوی اس خیال میں ہم سے متفق ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی واجب الدلالت ہے تو ہمیں مباحثہ کو طول دینے کی ضرورت نہ رہی صرف اسی قدر ثابت کرنا ہمارے ذمہ ہے کہ قرآن مجید کے سوا بھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نازل ہوا۔ اگر یہ بات ہم ثابت کر دیں تو پھر چکوالویوں کا منہ بند ہو جائے۔

اسیے ہم ناظرین کے سامنے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچاتے ہیں اور یہ کہ چکوالوی قرآن مجید کے سوا اور کسی بات کو تسلیم نہیں کرتے اس لیے قرآن مجید ہی سے یہ بات ثابت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات بتائی۔ اور وہ قرآن میں نہیں۔ اور وہ نازل فرمائی جو قرآن میں درج نہیں اور ایسے الامام ہوں جو قرآن میں موجود نہیں۔ چنانچہ اسکے لیے سورہ مريم کا رکوع ملاحظہ کیجئے وہاں ہمارا دعویٰ ذکر فرماتا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات اپنی بیوی کو پوچھ کر کہ بتائی اور اسے سنا ہی فرمادیا کہ یہ بات کسی کو نہ بتانا۔ لیکن غلطی سے اس بیوی نے وہ بات کسی دوسری بیوی کو بتا دی۔ اس مدول کی کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے نبی کریم کو دی اس پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیوی کو کہا کہ تو نے وہ بات فلاں وقت کو بتا دی ہے تو وہ بیوی حیران ہوئی اور کہا کہ یہ بات آپ کو کس نے بتائی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اطلاع دی ہے کہ تو نے وہ بات دوسری عورت پر ظاہر کر دیا۔

ناظرین قرآن مجید اس بیان سے اظہر من الشمس ہو گیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید کے سوا بھی وحی آئی ہوئی تھی کیونکہ خود قرآن مجید آجکے فرماتا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیری ایک بیوی نے دوسری بیوی کو تیرا مذاہب کیا۔ سو اگر ہر ایک وحی کا قرآن میں ہی ہونا ضروری ہے تو بتاؤ یہ وحی کہ تیری بیوی نے تیرا مذاہب دوسری عورت پر کھول دیا قرآن مجید کس پارہ میں ہے۔ احمد مدنی سے والناس تک دیکھئے کہیں بھی یہ وحی نہیں ملا کہ سورہ مريم میں اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ اس بات کی خبر اللہ نے اپنے رسول کو دی۔ سو اگر قرآن مجید کے سوا اور کوئی وحی نہیں ہوئی تو قرآن کی یہ بات غلط ہوتی ہے کہ ام المومنین کی مدخل کی اطلاع خدا نے دی۔ کیونکہ یہ اطلاع قرآن میں کہیں موجود نہیں۔ اور قرآن کہتا ہے کہ یہ اطلاع وحی آہی سے

ہوئی سو اگر قرآن کی تکذیب بجا پائے تو قرآن سارے کا قرآن چکوالوی کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو بعض خبریں وحی کے ذریعہ بتایا کرتا تھا۔ اور بخیر ان کے ایک بھی خبر تھی کہ تیری فلاں بیوی نے تیرا مذاہب دوسری بیوی کو بتا دیا۔ کیونکہ یہ بات خود قرآن مجید بیان فرماتا ہے کہ یہ خبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر کی تھی۔ اس ہم قرآن مجید کے اصل الفاظ لکھتے ہیں۔ ملائکہ کو چکوالویوں سے مباحثہ میں نہیں پیش کر سکیں۔ اور قل لے فرماتا ہے۔ قَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِنَ النَّبِیِّیْنَ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهِمْ مِثْرًا فَلَا یُبَاقِیْ لَهُمْ وَا ظَہَرَتْ لَہُمُ اللّٰہُ عَلَیْہِ تَعَرَّفَتْ لِبَعْضِہٖ وَاَعْضٰ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَاھَا بِہَا قَالَتْ مَنْ اَبْنَاکَ هٰذَا قَالَ نَبَاھُ نِیَّ الْعَلِیْمِ الْخَبِیْرِ دیکھئے قرآن مجید نے اس جگہ صاف فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اطلاع دی کہ آپ کی ایک بیوی نے دوسری بیوی کو آپ کا مذاہب دیا اب اس بیان کے بعد چکوالویوں کے لیے تو ہی صورتیں ہیں (۱) یا تو وہ یہ وحی قرآن مجید میں کسی مقام سے نکال کر دکھائیں جس میں لکھا ہو کہ اسے رسول تیری فلاں بیوی نے تیری بتائی ہوئی بات جس کے ظاہر کرنے سے تو نے اسے روکا قل ایک عورت کو بتا دی ہے (۲)

دوسرا چکوالوی اقرار کریں کہ قرآن مجید کے علاوہ بھی خدا تعالیٰ کے مکالمہ میں طبع سلسلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جاری تھا۔ اور ایسے الامام بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو قرآن مجید میں مذکور نہیں۔ اور اگر وہ قرار کریں تو پھر احادیث کا تسلیم کرنا کچھ مشکل نہیں۔

(۳) چکوالوی کہا کرتے ہیں کہ اللہ اکبر کہنا منع ہے کیونکہ کعبہ فعل التقلیل کا صیغہ ہے۔ یعنی سب بڑا تو اللہ کا لازم آیا کہ اسکے علاوہ اللہ بھی بڑے بڑے خدا ہیں۔ کیونکہ سب بڑا تو وہی ہوتا ہے جس کے ماتحت اللہ بڑے بڑے خدا ہیں۔ کیونکہ سب بڑا تو وہی ہوتا ہے مگر ہم تو وحی دیر کے لیے تسلیم کر لیتے ہیں کہ چکوالوی حضرات کا یہ استدلال درست ہے اور اللہ اکبر سے کئی خدا ثابت ہوتے ہیں۔ اور اس لیے یہ جملہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ مگر جسے انوس سے کہنا پڑتا ہے کہ قرآن مجید کے بعض جگہ بھی یہی وقت پیدا کرتے ہیں۔ اور چکوالوی استدلال کی رو سے ان سے بھی کئی خدا ثابت ہوتے ہیں چنانچہ سورہ الاعراف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سُبْحٰنَ اسم ربک العلیّ اکمل اللہ تعالیٰ کو اعلیٰ کہا گیا ہے۔ اور جب تک کہ تفصیل کا صیغہ ہے اسی طرح اعلیٰ ہی تفصیل ہی کا صیغہ ہے۔ اس لیے اس کے کبر کے چنے سب بڑا ہے۔ اعلیٰ کے معنی مرتبے بڑا کہ جس کو اللہ اکبر کہتے ہیں

۱۔ کلمہ دینی اصلاحی کے نسخے میں کوئی عرب سبک ہر ایک سبب
خلعتوں کی یاد دہانت رہتا ہے لیکن اگر اسے اگر کسی شرکاء کے پیرا یا جاسے گا تو
سب سے اسم ہر ایک اصلاحی میں بھی شرک کی تعلیم تسلیم کرنی پڑیگی
(۹) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ کی ایک پیشگوئی بدین
الفاظ نقل فرمائی ہے و مبیناً برسول یاتنی من بعدی اسمہ
۲۔ محمدؐ ہو یعنی میرے بعد ایک رسول آئے گا جس کا نام احمد ہو گا یہ پیشگوئی
حکمرانی صاحبان کے پیش کے سوال کے نام چاہیے کہ یہ رسول اصلی اس
علیہ وسلم کے متعلق ہو یا کسی کے متعلق اگر کوئی کسی اور کے متعلق تو ان دو میں
اگر رسول مسلم کے بعد کسی نبی کا آنا جائز ہے اور اگر نہیں یہ پیشگوئی رسول مسلم
کے بارے میں ہے تو سوال کرو کہ آپؐ نام قرآن مجید میں ہر جگہ محمدؐ آیا ہے اور
ہیں پیشگوئی میں نبیؐ کے نام احمد ہے قرآن شریف سے اس بات کی کتابت
کر دو کہ رسول مسلم کا نام احمد ہے اگر کہیں قرآن شریف میں ذکر نہیں تو نہیں
کہ اگر قرآن میں اس کا ذکر نہیں تو معلوم ہوا کہ جس قسم کی کمال
تم سمجھتے ہو اس طرح قرآن مجید مکمل کتاب نہیں کیونکہ پیشگوئی کا نام
اور اس کا اسم احمد ہے اور احمد آپؐ کے نام کے طور پر قرآن
میں کہیں نہیں آیا۔ اور اگر کہیں کہ خود رسولؐ صلعم نے فرمایا
ہے کہ میرا نام احمد ہے تو ہم پوچھیں گے کہ جب احادیث
قابل استناد ہی نہیں تو اس بات کو آپؐ نے کیسے مدت
تسلیم کر لیا اور اگر آپؐ ایک بات حدیث سے لیتے ہیں تو پھر
حدیث سے اسے لال کرنے کا دوا ذہ کھل جائے گا اور یہ
بات آپؐ کے اصول کے خلاف ہے ۔

ایسی ہی کہی جناب پیر محمد شاہ صاحب کا یہ مضمون
سے پڑا جلتے گا۔ (ایڈیٹر)

پیغام صلح لاہور۔ ۱۹۔ اپریل ۱۹۱۵ء

کے صفحہ اول کے دوسرے کالم کے اخیر سے۔ پندرہواں لپٹا کر لکھ دینی
سرخ باندہ کر کسی دوست نے طبع آزمائی کی ہے اور میری نیت پر اس
تکرار کا یہ اندیشہ جو کالا ہے کہ میں نے ایک غیر ماسک کی محبت میں ماسکوں
کو ناکام انداز میں ثابت کرنے کی سزا دے کر شش کی ہے۔ اور میری سابقہ
طریقہ زندگی پر باقاعدہ صاف کیا ہے۔ اور میلان مخالفت میں اپنے شدید قلم کو
بست تیزی سے چلایا ہے اور خواہش کی ہے کہ وہ اپنی مراد میری بنائی میں
محل کرے اور مجھے حقیقت پر دلیل ثابت کرے کہ وہ مقرب بن جائے۔ مگر اسے
میرے مولا میں پھر وہی مقام حاصل کرنا ہوں جو تیرے حضور میں مجھے حاصل
کرنا چاہیے تو خوب جانتا ہے کہ وہ تحریر قلم سے نکالنے کے وقت جس قدر
نے خاصہ فرسائی کی ہے میرے دل میں تیرے مسج موعود و مہدی موعود اور
مناسبت کی کس قدر عزت تھی اسی ہے۔ وہ پاک اور بزرگوار انسان جو نہایت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ہے اور جو ان سب بزرگوں کا تکرار
ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسکے وقت تک دین اسلام
کی تائید اور نصرت کے لیے آئے مختلف زمانوں میں آئے۔ مختلف مشیتوں
سے آئے اور مختلف فرقوں کے لیے آئے اور یہ کہلائے قطب کہلائے
غوث کہلائے۔ مجدد کہلائے۔ مجدد کہلائے۔ فقیہ کہلائے۔ امام کہلائے
جنت حق پر رواں مجاہد۔ بنی امیہ۔ قمر الانبیاء۔ تیسرے سطر کیا ہوا انسان
تیرے عظیم قدموں کی روشن چرخ تیری اور تیرے محمد کی مراد۔ وہ جو ابتدا میں
انبیاء کی زبان پر بولا گیا۔ وہ جس کی آمد اور جس کے مقام پر رسولوں نے تیار کیا
وہ جس نے سب پاکوں اور رسولوں کی تائید اور نصرت کرتے ہوئے
فرمایا اس مقام میں ہمیں فداء دے تھیں۔ رسولان بر مقام ناز کر دندہ
وہ جس کو ساری امت کے برگزیدہ میں سے اول آخر میں سے محمد صلی
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام سے مننا کیا وہ امت میں آئی اولوں
سے سب سے پہلے آیا۔ مگر پھلوں اور پھلوں میں اپنے سوا اسے اللہ علیہ
وہ وسلم کے سلام سے مننا کیا گیا۔ وہ جس سے خدا ہم کلام ہوا وہ جس کی
حوت اسلام کی عزت قرار دی گئی۔ وہ جس کے نام سے اسلام کا نام بلند
ہوا۔ وہ جو منارۃ البیضاء پر نازل ہوا۔ وہ جو جگہ بردگان امت اور بندگان
نشان اسلام کی امید ہوا وہ ہے۔ ہائے افسوس جس کو سب کی کوشش
کرنے والا سمجھا جاتا ہے۔ ہاں اب مجھے اس کی محبت میں کہو یا گیا کوئی کہہ
تو کہہ دے۔ میرے پیغمبر ذات الصدوق میری تحریر کے منہم کہ جس کا
نیچو صلح اور محبت تھانزک کر دیا گیا۔ اور اس سے فائدہ اٹھانے کے بجائے
اس سے نفرت دلانے کی کوشش کی گئی اور میری نیت پر چھل گیا مگر
اسوہ ہے کہ میں تمہارے مسج امت محمدیہ کے آخری مہدی کی پیشان

کی خصوصیت کی اور اسکے پاک قدسوں چلنے کی روش کو دستِ ظاہر کرنے والے کا نام یا اور اس کی یادگار کے کمالات کو ظہور کا ذریعہ ہے۔ اس کا ذکر یہ کہ میں نے الوصیت کے اس حصہ کو واضح کیا کہ میں میں ہمہ جہت ہونے والے مسیح اور مہدی نے تم سے جدا ہو جانے کے وقت کا ذکر کرتے ہوئے ہم کو قتل کی اور اپنے جانے کے بعد آنے والی قدرتِ ثانیہ کے وجود میں ایک سلسلہ قائم کیا اور اس رتی کا جو اسکے جانشینوں کے قریب کے بعد ہونیوالی ہے۔ بلکہ یقین دلایا اور اپنے زمانہ سے بڑھ چڑھ کر یہ بات کا وہ وارہ کہولہ یا چنانچہ تیرا گزیدہ انسان تیرے جہالت میں بائیں کی نیاری کرتے ہوئے فرماتا ہے (یہ خرافات کی نسبت ہے اور جب کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا۔ ہوشیار ہی سنت کو وہ ظاہر کرنا۔ اسے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ رب اللہ لا غلبینا انا مسلمی اور غلبہ ملو یہ ہے کہ جیسا کہ اوں نبیوں کا یہ منشا رہتا ہے کہ خدا کی محبت زمین پر پوری ہو جائے۔ اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اس طرح خرافات کا قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس ستیازی کو وہ دنیا میں پہلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفین کو ہنسی اور شتم اور طعن و تشنیع کا موقعہ دیدیتا ہے اور جب ہنسی ٹھٹھہ کر چکے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے کہ جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر نامتتام رہنے تھے اپنے کیلئے لکھ چکے ہیں۔ (۱) اور خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں بنی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمنانہ میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی حیرت میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی گہری ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدتمت مرتد ہونے کی راہ اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور اگر قی ہونی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ بس وہ جو انفرنگ مبرکرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے (۳) نبی دیتے ہوئے یوں فرماتے ہیں (۴) سو اسے عزیز و مکیہ سنت بھی ہے کہ خدا تعالیٰ کو قدرت دکھاتا ہے۔ تاہم انھوں کی وہ ہونے کو

کو پامال کر کے دکھلا دے سوا بکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدرت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی تمہیں مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آثار تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جبکہ سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں کہتی جب تک میں جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس مری قدرت کو تمہارے لئے بھی بجا و ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا بارہا ہمیں یاد دلاتا ہے اور وہ دوسری قدرت کی نسبت نہیں ہے بلکہ یہاں ہی نسبت وہ جو جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو میں قیامت تک دروں پر غلبہ دے گا سو ضرور ہے کہ تم پر میری مددانی کا دل سے جوئی و مدد کا دن ہے اور ہمارا خدا وعدہ دل کا سچا اور وفا دار اور صادق ہے وہ سب کو تمہیں دکھائے گا جس کا اسے وعدہ فرمایا اگر تیرے دنوں کے آخری دن میں اور بہت بلا میں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک کہ وہ کام باتیں پوری نہ ہو جائیں جس کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک عظیم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا منظر ہوں گے میرے عظیم بذات الصدور خدا میں اس فقرہ کی تصدیق میں اس سے بڑھ کر اہد کیا شہادت پیش کر سکتا ہوں میں نے میرے اوی و سوا سچ موجود کی بات کو منع کیا۔ اس لئے کہ میرے فقرہ کے معنی مفہوم کو سمجھ کر میری شہادت کا کسی کو پتہ لگ جائے اور میری نسبت غلط رائے قائم کرنے سے باز رہے۔ تاکہ بخفی کے وبال سے بچ جائے رہا یہ کہ میں نے اس زمرہ میں اس وجود کو بھی داخل کیا جو کہ اس وقت ایک بڑی قوم کا مسئلہ امام اور اسلام کی ترقیات کے دورانے کا جس کو مسیح موجود نے خود کہولہ یا ایک وہاں ہے پسر موجود کے وعدہ کے نگین میں نے اس کے مقام کا ذکر کیا۔ کیونکہ تیرے پیار سے مسیح موجود نے یہ بھی فرمایا ہے اور میں اس کے منہ کے الفاظ کہتا ہوں جو خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کر دے گا۔ اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اسکے قریب سے حق تری کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کر لیں گے سوا انہوں کے منتظر رہو اور یقین یا وہ ہے کہ ہر ایک کی شہادت کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ مسیحی انسان وہی دے یا بعض وہ کہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابلِ اعتراض

میرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیت میں صحت ایک لفظ یا لفظ ہوتا ہے۔ "ہاں ہاں میرے سوا میرے اوی میں ہے شک اسکا مصداق محمود کو مان لیا ہے۔ اور اس کو پسر موجود کہجینے میں اپنے بعض اہل کلمہ کی کیا ہے اسدافنی نہیں چاہتے تھے کہ میں اس مقام پر کھڑا ہوں یا نہیں۔ کیونکہ وہ تیرے مسیح موجود کے محمود پسر کرتے ہیں اور اسکا وجود ان جانشینوں میں قرار دینے سے نفرت کرتے ہیں جبکہ قدرت ثانیہ کا انکشاف سکتا ہے۔ وہ شاید اس انداز میں رہتا پسند کرتے ہیں جن کی نسبت مسیح موجود نے فرمایا ہے یا بعض ہر دینے والے خیالات کو جو سے قابلِ اعتراض نہیں ہے میرے سوا اور جو وسعت قلب سے کہ میں ان کی اس اعتراض کو تسلیم کر لوں۔ کیونکہ میرے پیار سے مرشد نے جو محمود کا پیدل ہے اور جیسا محمود پسر ہے اس اعتراض کو تسلیم کرتے ہوئے پھر بھی اسکا وجود قائم رکھتا ہے اور اس کی نفی نہیں کی ہاں بعض سوچ سے وہ کہ دینے والے خیالات کو وہی رکھ کر اس کی نفی کرتے ہیں۔ مگر میں تیرے فضل پر پھر دیکھتے ہوئے یہ نامکن نہیں سمجھتا۔ اسی مقام پر کھڑا ہونا چاہتا ہوں جس پر اور جو شہادت کے تسلیم کرنے کے مسیح موجود ہر ایک کو کھڑا کرنا چاہتا ہے جس نے اسے میرے عظیم بذات الصدور خدا اس فقرہ میں نیکی سلسلہ کی اور اسلام کے ترقیات کے سوا کو ظاہر کیا ہے اور ان کمالات کو جو مسیح موجود نے کرنا اس کی سچی ذریت اور حقیقی پسر کے وجود میں نمودار ہونے کی امید ہے اور تیری سنت قدیر کے تحت جو تیری درگاہ کے پاک صادق اور ائمہ راستہ زوں کے جانشینوں کے ذریعہ ان کے پاک شہن کی تکمیل بڑھ کر ہوئی آخری برگزیدہ انسان مسیح موجود وہی مسیح کے پاک فضل کے ایک فرد موجود کے وجود میں اسکے کامل اتباع کا لیاؤ کرتے ہوئے اور بعض تیرے وعدوں اور فضلوں پر توکل کرتے ہوئے نیک نیتی سے ایک فقرہ میں اسکے کمال کا اظہار کیا کہ جبکہ مفہوم اگر نیک نیتی سے لیا جاتا اور موصوفی حسن ظنی کو ہی ملحوظ رکھا جاتا تو مسیح موجود اور مہدی موجود حضرت امام زمان کی ہی عزت اور وقار کا مقام تھا۔ وہ جو دنیا میں نبی اور ہر کہ سیاحتی کے واسطے ہی مبعوث ہوا ہے ہائے کیا وہ نامراد اور ناکامیاب رہ سکتا ہے۔ مسیح موجود کا وہ مقام جس کے قیام کے خاطر مصلیٰ تعلیم کی اشاعت حضرت محمود کے ہم قدم سے ہو رہی ہے۔ وہ اندرونی مخالفوں کے ان خیالات سے جن کو وہ ظاہر کر رہے ہیں اس طرح چھوڑا جاسکتا ہے وہ جو اپنی وجاہت سلسلہ احمدیہ میں محمود کی مخالفت سے قائم کرنا چاہتے ہیں اور مسیح موجود کے مقام کی نسبت سب اہل مارتا نہ کرتے ہوئے ان لوگوں کو کسر شان

سبح کا نام دیتے ہیں جو خود سے خلق سمیت قائم کر چکے ہیں انکی نیکیوں کو جانتا ہے انہوں نے سیدھی بات کو الٹا بنا دیا اور سیدھی علم رکھتے ہوئے بے علم ہو گئے۔ ان کی جنتیں مسیح موعود کی کامل دنیا کا نازہ کر گئیں اگر انہیں مغفروں کے رنگ میں رنگیں ہو کر مقام صدق سے دور ہو گئے۔ اسے بادی مطلق تو خود ان کے دلوں کے حجاب اٹھا۔ اور انکو وہی دکھایا جو پہلے دیکھتے تھے ان کے سامنے ان کی پرانی تحریریں اٹھانکو پھر مگر غور کرنے کی پوری کھمد سے۔ تاکہ وہ اپنے استاروں کو پھر یاد کریں اور مسیح موعود کے چہرہ دیکھ کر وہ ایسے ہوں گے کہ اپنے نقص و دوسروں کے حوالہ نہ کریں وہ کیوں کہتے ہیں کہ تیرا عاجز بندہ غیر مامور کو مامور سے بڑا ہے جبکہ وہ غیر مامور ملک مامور کی خدمت کا حق کا نام لیتے ہوئے اسکی پاک تعلیم کی اشاعت میں دندن مگر جان دھیرا ہے۔ وہ تیرے حضور میں سرسبز و بہنا ہے اور جس کو انیز بیا مندی سے وہ تیرے آستانہ پر گر تلپ کا سا کا نازہ کرنا مشکل ہے میرے بیکار خدا تو موعود کی لوندی اور حقیقی مہم کی مقام دیکھا جیسا تو نے مجھے دکھایا ہے تو جانتا ہے کہ میں غلو نہیں کرتا ہوں میں جنتی کہ نہیں جہاں نام میں تیرے فضل کی قدر کرتا ہوں اور اسکو مدد نہیں کرتا میں مسیح موعود کے وعدوں کی برکت سے بڑھتا ہوں میری نیت اس بڑھنے میں ہی تیرے پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کے سوا کے تمام سے صاف ہے وہ جو خود بہتا ہوا اور دوسروں کو بڑھاتا ہوا فرماتا ہے ہم ہوتے غیر تم تجربت ہی اسے فخر سل۔ تیرے بڑھنے سے قدم اٹکے جیسا ہم نے۔ وہ جو جانتے ہیں کیوں اعتراض کرتے ہیں۔ تیری منت کے ماتحت محمد رسول اللہ کا تمام اداست کا نام محمد کرکے لیا ہے تیرے فضل و کرم کا دستگیر ہوتا ہے وہ ترقی اسلام کی بہادری کا ہے اس کے وقت میں جیسے کسری کے خزانوں کی کنیوں کا مالک جتنا ہوا اسکا سردار جو سونے بویا پر آرام کرنے والا ہے اسکا غیر مامور خادم مگر اس کی ذرا سی پاک ٹانگہ بن کر پوریہ کے نشان محسوس کے رہتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ تیرے کسی دنیا میں یوں آرام کے سوان پر ہوں اور وہ جہاں بادشاہ کا سلاطین و سلاطین کا سواہ بچھنا بھی نہ ہو وہ کئی دلا اپنے غیر مامور خادم کو تسلی دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ تو غم نہ کرنا میری منت ہو خدا فرماتا ہے کہ قیصر و کسری کے خزانوں کی کنیاں عمر کے باقی میں دی جائیں گی۔ سہماں اس سرور کا کیا مقام خادم سمجھتا ہے اور سردار خادم کو تسلی دیتے ہوئے کے زمانہ کی ترقیات نہیں بلکہ اسلام ترقیات کا نظارہ دکھاتا ہے کیا اس بڑھنے والے غیر مامور خادم کا زمانہ مامور کے زمانہ سے فطرت میں بڑھ کر اپنے سردار فخر الاولین و الاخرین کی کسر نشان کرتا ہے

یاسکو نا کامیاب ثابت کرتا ہے العظیۃ اللہ یہ کیا مقام ہے یہ کیا نشان یہ کیا نام ہے۔ ان مان مسیح موعود ہمدی مہم کے جانشین خواہ موعود کے وجود میں اگر پھر مامور کے مشن کی تکمیل کی اسب کیلگی ہے تو یہ کسی کسر نشان نہیں ہے اور اس کے سوا خدا کا مہمبائی یا مامور کی نہیں ہے بلکہ میرے مالک سپہ بادشاہ اگر تو کسی وقت دن و رات کو پورا کرنے والے ہے۔ تو میرے پیارے مسیح موعود اور ہمدی موعود کی کامیابی اور مراد ہے۔ اور تو خوب جانتا ہے کہ میں نے اسی رنگت میں کیا محبت کو تیرے سامنے پیش کیا ہے۔ مجھے بدنام کرنے والے اور بزرگی کے قابل ہو کر مجھے محبوب ثابت کرنے والے اگر مجھ پر کچھ پرواہ نہیں جبکہ میرا تعلق اور واسطہ تیرے ہی ساتھ ہے اور تجو پر ہی میرا دار ہے۔ میرے پیارے مجھے ان سے کوئی شکایت نہیں میں ہمیشہ ان سے وہ سناؤ حکایت کے مقام پر رہا۔ مگر کوئی دوست ہے کہ میرے سر آنے لگا ہے۔ میری طاقت اس بل نہیں اٹھانے چاہتا ہے کہ وہ بدو ہو جاؤں۔ میں نے اب تک جو کچھ کہا ہے محسوس ہمدی سے کہا ہے انیک نیتی اور اصلاح کے خیال سے لکھا ہے وہ جن کی طبائع خوش ہیں میں اور اپنے غلوں کے ذرا ہیں تو انکو خوب جانتا ہے میں ہرگز بے قرار نہیں ہوتا۔ ہاں میں نہیں گھبراؤں تیرے فضل کی امید لگ رہی ہے۔ میری مائیں تیرے حضور میں ہیں۔ وہ جو غیب میں سبک الگ ہو کر تجھ کو بھارتا ہے تو اسکی من میرے خدا تو نیتوں کو پاک کر تو طبائع کے بجا جو شش کو شایان۔ خدا کو جو تو نے اپنے پیارے مسیح سے کیے ہیں۔ پورا کر وہ تیرے مسیح کی ایک شیلگی کو پورا کرنے والا ولایت میں چڑیوں کے بجائے شہساز کو پورا کرتا ہے۔ اور سپر لڑکنا ہے۔ اس کے ماحول کو موعود کے ذریعہ تیرے مسیح کی مشن کی ترقی کیوں بری معلوم ہوتی ہے۔ وہ کیوں فقرہ کے کچھ مفہوم سے دور جاتے ہیں۔ ولایت کے مشن کی شہساز جس مقام اخلاص اور جبل سلام پر ہے وہ تجھ سے پوشیدہ نہیں۔ وہ اپنی تحقیقات کو بڑا مامور جس مقام پر پہنچا چکا ہے اور جس اسلام کا قائل ہوا ہے وہ شراب کے استعمال میں اپنے آپ پر کٹھولی رکھنے سے ضائع نہیں ہوتا وہ جس کا سلام نمانکی چوری پابندی نہ کرنے سے بھی پورا اسلام رہتا ہے۔ بے شک میرے خدا اگر اپنے بدو اسلام میں وہ اس بات کو رد لکھتا ہے تو اسکو یہ اسلام سارک میری کیا مجال ہے کہ میں شک وں اعتراض کر دوں۔ مگر میرے پیارے تیری قریب کی مائوں پر چھنے والے کیا ایسے ہی مسلمان ہوتے ہیں یا جوئے میں تیرے

مسح موعود کا وجود تیرے پاک اسلام کی اس زمانہ میں کسوی ہے جس پر کھنے سے حقیقت کھل جاتی ہے۔ اس پر عار اور نامشہری جس قدر ناز کرے۔ اور بڑھ جائے جس قدر بڑھ جائے۔ بے شک مد سے بڑھ جائے مگر اس پر موعود کے لیے اگر کوئی عزت کا پیغام مسیح موعود کے کامل جلال کے خلاف ہے اسکی مشن کی ترقی کا قیام کیا جائے تو وہ مسیح کی کسر نشان ہو جاتی ہے اب اس قریب کے میرے پیارے خدا میں کو نسا پہلا اختیار کروں تو نہ مجھے خود اس طرف کھینچا۔ اور میری یہ حالت ہوئی مسیح گر نیار جو خوشے سوکھائیں آید تو کامل طور پر میرے دل کا مالک ہوا۔ تو نے ہی مجھے یہ بھایا کہ موعود کی خلافت مسیح موعود کی عزت ہے اور ادب کے مقام پر ہے۔ اور میں نے تیری رضا کے دھڑک اسکا اختیار کیا نہیں بلکہ تو نے کرایا۔ موعود کو حقیر سمجھنے والے اور اسکی گزشتہ زندگی کو معیوب بنانے والے تیرے فضلوں اور تیری حکمتوں سے غیر ایمان پنی لکھا ہوں کہ ایک ہی حالت پر محدود کرنے والے ہیں۔ موعود کی عاشقانہ زندگی ہاں موعود زندگی سے چشم پوشی کرنے والے ہیں۔ تو تو پہلے ہی اپنے پیارے مسیح کی زبان و قلم سے شہر کر چکا ہے جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے وہ دنیا پر اور تیرے باوجود کہ یہ ایک شائع کے وقت میں قی ہے اور قبل از وقت مکن ہے کہ وہ موعود کا دھکیلے لیسرا بعض ہموکھنے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ہے جیسا کہ قبل از وقت ایک مل انسان بننے والا ہی ہیں صرف ایک لطیفہ یا معلقہ ہوتا ہے میرے پیارے تیری منت کی پیروی کرتا ہوں کیسی پر بارشیں انہیں کی پیروی نہیں کرتا تیرے مسیح کا کلام صاف ہے اور آج ہم ان کیوں کہنا کہ خیالات تیرے سامنے ہیں اور تجھ سے پوشیدہ نہیں میں نے اپنی منت کا جو قابل اعتراض فقرہ لکھا ہے میرے کئی سنت و ظاہر کی ساطہار کرنا سوسو کر دیا تو عظیم ذات اللہ سے تو وہ موعود کی رائے کے حوالہ لیتے کہ اگر میری گزشتہ کیر بغض کا باعث ہے تو اسکو دفع فرما اور اپنی سے بچا تو وہ دم کر کہو کہ میرا ذریعہ رحم کے سوا نہیں میں نے

درود

اب الی نفس پرکلی رحمت ہو تو ہو
دوسری سے اپنا ایک عداوت ہو تو ہو
کوئی کہد مجھ عداوت نہیں۔ بے اعتدال
اپنے غلوں کو اسکی صداقت ہو تو ہو
سننے کے برائست کا ہے رحمت اعتدال
فضل سے اسکی کھلی اپنی رحمت ہو تو ہو
وہ کہیں مل طاقت نہ زراہ باہمی
کار فرما جو مشن اولوں کی یہ رحمت ہو تو ہو
جانتے ہیں کہ جو اغیار ہے۔ بدو ضبط
کفر میں ان کے رایت ایسی عزت ہو تو ہو
اور مرسل جن سے مل چکا فتویٰ کفر
ان کے ہم مشرک ان کی تابلیت ہو تو ہو
بے عمل لغزش۔ یا ر دیکو ہوا جو فقر فائز
اب غرض سے انکو کچھ ہدایت ہو تو ہو
عزت تو کو ہے جن کی سکر مافیت
کاش انکو بھی کسی ایسی محبت ہو تو ہو
میرے قریب یا مان طریقت ہو چکی
اس دش سے ہاں مگر انکی قوت ہو تو ہو
کوئی بیکار لکھ کیا اب عار و کسر کو
اب خدا کے فضل سے کئی عطا ہو تو ہو
(میر جواد شاہ)

میں نے اپنے غلوں کو اسکی صداقت ہو تو ہو

حقیقت النبوۃ اور اس کا اثر

حقیقت النبوۃ کی اس جلد میں یہاں کے لئے پڑھے احمدیوں میں تفریق نہ ہوگی۔ خدا کے فضل و کرم سے اس کتاب کا اثر ہوگا کہ جو احمدی پہلے متروک تھے۔ یا لاہوری منکرانِ خلافت کی وجہ سے کسی شکوک و شبہات میں نہ رہیں۔ یہ سب کچھ اس کتاب کے اثر سے ہی ہوتا ہے۔ اب تک جو ایک حد تک رفع کردئے جس قدر متروک احمدیوں کے اب تک بچے تھے۔ بنیاد پر طیالات کرنے اور حقیقت النبوۃ کے متعلق انکی رائے دریافت کرنے کا موقع ملا ہے۔ سب سے بالاتر یہی کہ حقیقت النبوۃ نے فی الواقعہ نبوت کے مسئلہ کا فیصلہ کیا۔ اب مولوی محمد علی صاحب یا کسی اور شخص کا محض اپنی مذمت مثلاً یا ضد نبوی کرنے کی وجہ سے خاصہ ہراسانی کا لہجہ سودا ہر فضول ہے وہ تمام شکوک و شبہات جو لاہوری منکرانِ خلافت احمدیوں اور غیر احمدیوں کو مستعمل نبوت اور کمال نبوت وغیرہ الفاظ غلط پیرا میں پیش کیے ڈراتے اور جوشن لاتے تھے۔ ان سب کی حقیقت اس کتاب کے کماحقہ کھول دی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صفات اور صریح پیشگوئیاں اور تحریرات حضرت خلیفہ ثانی مصلح موعود کے تعلق میں یہاں ہوتی ہیں۔ دیکھ کر کہہ دیتے ہیں کہ "مصلح موعود کو سو سال بعد آنا چاہیے۔ اب ضرورت نہیں؟ لیکن میرا اپنے اعتقاد اور ایمان کی بنا پر یہ کہنے کے لئے تیار ہوں کہ اگر یہ مصلح موعود ہے کہ مصلحین بوقت ضرورت ہی آیا کرتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ یہی وقت مصلح موعود کے آنے کا تھا۔ ضرورت پیدا ہو چکی تھی۔ مسئلہ کے بعض لوگ جو اپنے تئیں ذی وجاہت کہلاتے تھے۔ مسئلہ کی زندگی کا انحصار اپنے وجود کو سمجھتے تھے۔ ان کے غلط فہمی پر گامزن ہو چکے تھے۔ اور خواہشمند تھے کہ اپنے باطل مقاصد کی تکمیل کے لئے جو سراسر مسیح موعود کے منشاء کے خلاف تھی محض غیر احمدیوں کے رویہ کی تکرار منکران میں نہ خود بخود ہو جائیں۔ بلکہ تلمع جماعت کو اس پٹے پر لے دے وہ وہیں ملا دیں جن سے خدا کا مسیح آنکھ بھر کر ناپا جاتا تھا۔ اور کہہ دیتا تھا۔

مسیح موعود کے مناصح مایہ جن کا اصلی اور صحیح حالت میں ماننا ہمیشہ کرنا صرف احمدیت کے لئے مفید بلکہ اسلام کی میں بھی اور کمال فخر کا باعث تھا۔ اسکا استحضار بھی محض اسی کے لئے کرنا شروع کیا گیا کہ غیر احمدی غرض ہوں۔ اور وہ دیر اور بڑھ چکا ہے۔ دیر۔ یہی احمدیت ہی غرض تھی کہ یہ سال تک خلافت اول کو اپنے قول و فعل سے اصلی اور صحیح پر نہیں میں مان کر مصلح موعود کی خلافت کے وقت آکا کیا گیا۔ اور یہ نہ سوچا کہ ہمارا یہ فعل ہی مصلح موعود کی ضرورت کا ایک ثبوت ہو گا۔ کیا ایسے وقت میں جبکہ ان لوگوں نے جو بظاہر سلسلہ کی گاڑی کا انجن کہلاتے تھے۔ اور ذی وجاہت ہونے کے علاوہ خدمات سلسلہ کے مدعی بھی تھے۔ احمدیت کے اصول اور خصوصیات کو منکران تمام جماعت کو جو حضرت مسیح موعود نے۔ ۳۰ سالہ مشابہت و نہادوں سے تیار کی تھی۔ غیر احمدیوں میں جذب کرنا چاہا۔ ایسے وقت میں کہ مصلح کی ضرورت تھی یا نہ تھی؟ اور پھر ایسے وقت میں جبکہ مسیح موعود کے اصل حقیقت نبوت کو جو خدا کی طرف سے اسلام کی عظمت و شان کے انبار اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توحید سی اور فیضان شان کے ثبوت کے لئے عطا ہوا۔ حرف خدا کی طرح شمار ہے۔ تو بتاؤ کہ مصلح کی ضرورت پیدا ہوئی یا نہیں؟ ہر اک مسلم کا تشنن باطن پکارا ہے۔ مگر کہ مصلح موعود کی ضرورت تھی۔ جو مسیح موعود کی جماعت کو صراط مستقیم پر لپکاتے یا کیا مولوی محمد علی یا کوئی اور صاحب سلسلہ ہونے کا دعوے کر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ واقعات زمانہ اس کے خلاف ہیں۔

این سعادت بزعم با زنیست

غیر احمدی اجملات اللہ شدہ بن دشمنان سلسلہ تک پکارا ہے میں کہ جس راہ پر لاہوری منکران خلافت چل رہے ہیں مسیح موعود کی ماہ نہیں۔ بعض خدمات نے تو "خواجہ کمال الدین صاحب مرزا ایتھ سے نائب" کی سرفی سے مضمون لکھ دیا ہے۔ حضرت خلیفہ ثانی کے ابتدائی امام خلافت میں جتنی سے میں بھی ان کی وجاہتوں کی تکرار ہو گیا تھا۔ مگر محض حسن ظن کی وجہ سے ان کی ہاں میں ہاں ملائے گا۔ مگر یہ چلا تھا۔ مگر ان لوگوں کے ظاہری اعلانے غیر خواہی سلسلہ کے پر وہ کے نیچے چھپ چلا تھا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد خیال رہا کہ خود راہ مارنا اور ہمارا خواجہ صاحب کے ولایت سے نشر بین کے موقع کا مستحق تھا۔ وہ

تشریف لائے۔ ان کے ہمراہ میں لودیان سے لاہور تک گیا۔ منار راہ میں ایک شخص کے استفسار پر آپ نے فرمایا کہ میں ایک ہفتہ کے اندر منار دیاں ہاں گھاٹا اور ضرور جاؤں گا۔ بشرطیکہ کوئی ماضی پیش نہ آجائیں۔ اور فرمایا کہ یہاں صاحب کون ہیں وہ میرے آقا کے جسم کا ٹکڑا ہمارے لئے واجب التقسیم ہیں۔ ان الفاظ اور خواجہ صاحب کی سر زبان پر آج پالیسی نے جو مدت سے غیرتوں کے ساتھ برقی جا رہی تھی۔ مجھے بہت امید و یقین دلا دیا کہ دیگر منکرانِ خلافت نہیں تو کم از کم خواجہ صاحب و خصوصاً اختلاف کے خاتمہ بہ باعث ہونگے۔ مگر داسرنا کہ وہ چند روز قیام فرما کر خواجہ صاحب کو خواجہ ہی نہ رہے۔ اور قادیان جاتے ہیں خیال واضح سے کا فور ہو گیا۔ اور لاہور میں پہلا سالانہ جلسہ کی یہ..... کرنے کی ٹھہر گئی کہ قادیان سے احمدیوں کا تعلق قطع کیا جائے۔ اگر خدا کا ارادہ مست ماتھ اس سلسلہ کا محافظ نہ کرنا نہ تو کچھ تعجب نہ تھا کہ لاہور کا یہ جلسہ خواجہ صاحب کی تادہ آمد ولایت اور کشش کے باعث نہایت کامیاب اور بادق ہو جائے۔ ان کے مقابل اسکے قادیان کا جلسہ بے موافق اور ناکام ہوا۔ تاہم اس مادہ میں لاہوری منکرانِ خلافت کو ایسی ناکامی ہوئی کہ جبکہ وہ خود بھی معترف ہیں۔ پھر آپ کا اندرونی تنازعات سلسلہ کے اسباب ۱۰ امی رسالہ جو اسی غرض سے لکھا کہ تمام احمدی ہمارے ہم خیال ہو جائیں گے۔ خدا کی شان ہے کہ نہ چھپیں ہوا۔ اور میرے جیسے کس پیرس آدمی کی سن مٹی کا ہی ساتھ ہی خاتمہ ہو گیا اور انقول الفصل نے اس تمام سحر کو لیا میٹ کر دیا۔ اور قادیان دیکھا دیا کہ خدا کے بنائے ہوئے علیحدگی اٹھانے و نصرت یوں ہو گئی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشارہ ذیل کا عملی نقشہ دکھلا دیا ہے

کہی اللہ نہیں مٹی سے نہ گند لکڑی کبھی ضائع نہیں کرتا۔ ہاں نیک بندہ کو وہی کے تفریق میں جو اپنا آپت میں نہیں دے سکی بالی بارگت و دین کو بھی میرے پیارے کہ انکو اس قربت کا ایک ذوق ہو نہ بدلاؤ نہ بدلو کو العقل الفصل کے بعد خواجہ صاحب نے حسب مدد خاموشی اختیار کر لی۔ مگر مولوی محمد علی صاحب نے نہ مانا گیا۔ اور اپنے باقی تمام اختلافی مسائل کو چھوڑ کر جن پر خواجہ صاحب نے اپنے رسالہ میں بہت زور دیا تھا۔ اپنی خاموشی سے گویا ان کی غیر ضرورت کو تسلیم کر کے صرف مسئلہ نبوت کو آڑ بنا لیا۔ اور احمدی دنیا کی طرف سے ایسے ہو کر غیر احمدیوں کو بھڑکانے۔ جوش دلانے۔ اور ان کی ہمدردی

اپنی طرف جذبہ کے لئے اور خود انہیں جذب ہونے کی غرض سے نبوت
تمامہ کا نام مستقلہ وغیرہ ڈال دینے الفاظ کو سلسلے دیکھ کر
زور دینا شروع کر دیا۔ اور بذریعہ زمیندار ہی انشا علیہ السلام
جسے خلیفہ ثانی کی قلم کو پھر جنیش دیا۔ اور حقیقت النبوہ جیسی لاجواب
اور یاز حقان و معارف کتاب تہنیت کرادی کتاب کیدہ ہوا
دلوں کو تشکیک دینے والی اندھوں کو بینا کرنے والی مادر شکوک
بشہادت کے دیامیں غرق ہونے والوں کے لئے خطرہ حقیقت
کا کام دینے والی۔ آج کل وہ الفاظ کہاں سے لائوں جو اس
کتاب کی حقیقت کو آشکار کریں۔ وہ طاقت کہاں سے آئے۔
جس سے اس فرق امتلاز سے سرشار ہونے والے دل کا مافی
الغیر بیان ہو سکے۔ حضرت میر جہا شاہ صاحب نے جن سے بارہ
سال گزشتہ کے اپنے پہلے جلد شریعی میں مقام لاہور شکرانہ علیہ
سے فرمایا تھا کہ "شاء صاحب آپ بزرگ میں فرمائیے ہم کیا کریں اگر
آپ فرمائیں تو ہم بھی یہاں صاحب کی بیعت کریں یا و انشا علیہ
اور پورے مطلب پر تہا جان ان دایرہ میں کتاب کی تدریس کی ہے
کہ قلمیں ٹوٹ گئیں۔ میں کہتا ہوں کہ قلمیں نہیں بلکہ ہولندہ اور
مثلاً اگر ایک جین ہی ٹوٹ گئے۔ مسئلہ نبوت کا تصدیق ہو گیا النبوہ
فی الاسلام بسیار سالہ یا سو ہزاروں کی نوئی کا سبب بن جائے۔ اناس
اور معمول ہے۔ احمدیوں کے نزدیک تو فیصل یقیناً اوقات زیادہ
وقت نہیں رکھتا۔

اسے خدا کے منتخب وہ خلیفہ ثانی! خدا نے کامیابی اور نصرت کا
حق چاہے پناہ اسے صلح مراد واپہ تیرا ہی وجود ہے جسے صبح و شام کی حاجت
کو باندھ کر صبح کے تندہ تیز جانوں کے اوپر اور اس کے تمام پر چلا یا۔ انیسویں
تجربہ ہا کی ہو کر تیری دعا اور استغاثہ تمام باعث ایک مرکز آگاہ
اور غفلت پر جمع ہو گئی۔ ہمارے صبح و شام کی ذریت علیہ السلام شریعین
بجھ کر صبح و شام کی دعا میں تیرے حق میں قبول ہوئیں اور تو اسم
ہا کسی محمود بنا تو بھی اپنے مقدس باپ کی سنت پر عمل کر کے
گالیان سننے کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رم ہے جو شمس میں اور غلط گھٹایا ہوا سم نے

غیور خدا سے دعا ہے کہ اور غافل وقت میں کہ جس قدر سیدہ صلی علیہ
فری کہ شکا یہی ہے ان کے ہلاکت سے نکل آئیں۔ اور ہمارے وہ بھائی جو
خلافت اول میں حضرت مسیح موعود کی بنی۔ و رسول۔ اس نصاب
کائنات دھندل پناہ صلح میں ان چمکتے اور صبح موعود
علیہ السلام کے سلسلہ کو علی منہل نبوت پیش کرتے۔ پھر اپنے صبح و شام

دعائے الہیہ

ہنگال سیلون (نکاراواں)

میں احمد کی تبلیغ

ہمارے مسلمان

(۱)

میکہ خلیل احمد صاحب کی بقیہ پروردگار میں قابل ہے۔
مقام کو دیکھائی "ہم کے متعلق قبل کے عریضہ میں عرض کیا ہے
مولوی ملا والدین صاحب رجسٹرار کی تحریک پر وہاں کی مسجد
میں ۲۰ مئی کو عیدہ وقف ہوا۔ زیادہ تر تعلیم یافتہ لوگ آتے تھے
سب رجسٹرار صاحب نے قبل اسکے سلسلہ کے متعلق ضروری فروری
باتوں کو نوٹ کر لیا تھا۔ ہر تہنیتی کے لیے انہوں نے فروری
سے وہاں کے دلوں کو گروہیں بلایا تھا لیکن صرف ایک بڑے
مولوی صاحب آئے تھے۔ مولوی صاحب اس بات کے تیار ہو کر
آئندہ کے وقت تدریس کے خواہشمند تھے۔ مگر وقت
کوٹ کر ان صاحب نے کہ وہ مولوی بہن پرانا و کھانا کھائے۔
گئے۔ اور سلسلہ حق کا جب ان کے دل پر خدا نے ہٹا دیا۔ پلنگ
گشتہ تک عاجز کہ تقریب کرنے کا موقع اور تقاضا نہ دیا
مسلک تشریف ساری باتوں کو قبول کہو کہ بتایا۔ ملا والدین
تو وہاں آدمیوں پر بہت نیک فرمودہ ایک رجسٹرار صاحب نے
وہاں کے تہانہ کے انسپکٹر کو کہ مسلمان تھے۔ ان لوگوں نے
کہا کہ ہم نے سنا تھا کہ قادیانی کوئی مذہب ہے لیکن اس کی
حقیقت ہمیں معلوم نہ تھی۔ یہ حقیقت اس نے بتا دی کہ کائنات
ضروری ہے۔ رجسٹرار صاحب نے شراعتا بیعت ہو ایک ہے
آپ دو صد تقاضا کی مغفرت ہوئی ہوگا۔

شکر ہے کہ یہی ہے کہ وہ کی کتابوں کا پڑھنا ان لوگوں کے
بہت بہت بہت باوجود کہ یہ قدر جانتے کے پھر بھی ان
لوگوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔ زیادہ تر رجسٹرار اور گمرانی

کتابیں لوگ تلاش کرتے ہیں۔ یہاں تقریر کا اثر چمک ان لوگوں
کے دلوں پر بہت ہے۔ یہ خدا کو معلوم ہے۔ اور زیادہ تر وہ
تو بیکار بان کے سوا اور کی تقریر سمجھ نہیں سکتے ہیں۔ بعض
جگہ ترجمہ کرتا ہوں تب رجسٹرار مولوی فضل کریم صاحب
اس عاجز کی تقریر بہت اچھا ترجمہ ساتھ ساتھ کیا تھا۔
مگر خود بھی بھگدے سیکھنے کی کوشش کرتا ہے لیکن آہو۔
کہ وقت پورا نہیں ملتا ہے۔

(۲)
میں احمد کی تبلیغ مولوی فی غلام محمد صاحب اپنی پر
میں کہتے ہیں۔

سیدی و مولوی
ان موعودہ صاحب کو سلیو آئینہ میں صاحب مولانا
سے لوگ جمع ہوئے اور میں نے احمدیت پر اس کے فضل سے
کامیابی کے ساتھ لکھ دیا اور پھر اسکے بعد فی کے۔ لائی
نے اس کو تامل میں بیان کیا۔ کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ہیں
جو کہ انگریزی نہیں سمجھ سکتے۔ اور اسکے بعد اس لکچر کی کچھ
کٹی گئی۔ اور پڑھنے کے لیے کہا کہ آپ اپنے مرکز میں لکھیں کہ
آپ نے ہماری طرف ایک مبلغ بھیجا ایسے ہم آپ کے شکر کا
ہیں۔ اور اس نے یہ خواہش ظاہر کی کہ آپ کا وہ آپ کے سلسلہ
کا آخری لکچر ہو بلکہ ہم امید کرتے ہیں کہ ایسے مواقع سے مستفید
کیا جاوے گا۔ یہاں کے اصحاب کا اہم ہے کہ اس لکچر کو جو پکڑ
ٹھکان کر دیا جاوے۔ میں نے حضرت احمد صاحب سے درخواست کر دی
علیہ السلام کی نبوت کا مسئلہ بھی خوب مذاحم کے ساتھ بیان
کر دیا ہے۔ مگر قوم میں سے شاید وہ لوگ آئے۔ مگر دیگر
اصحاب جنہوں نے بڑے جوش کے ساتھ خداوند میں علیہ السلام
تھا انہوں نے اس علیہ میں حصہ نہیں لیا اور نہ لکچر سننے کے
لیئے آئے۔ مگر لائے میں نے بہت خوشی کے ساتھ سنا حالانکہ
اس میں غیر احمدیوں کی خوب خبر لی گئی تھی مگر نام سے نہ سننے
رہے۔ کوئی ڈیڑھ گھنٹے میں میرا لکچر ختم ہوا۔ پھر بڑے خوش
حیثیت کے ساتھ انہوں نے میرے ساتھ مصافحہ کیا۔ اور
باعتقد کو جو ماہ اسکے فضل سے ایک فرما ہوئی گئی ہے
امید ہے اس قدر تقاضا کے فضل سے بہت سے مسیحی حق کی را
پرتا جاویں گے۔ انشا اللہ۔ احمدی اصحاب کی فہرست تقریب
ارسال قدرت کیا جاوے گی۔ اور میرے بھائی بیان کیا کہ میری

کہ احمدیت پر عام چٹک میں کچھ ہو گا۔ مگر یہ سب خدا تعالیٰ کے فضل میں
 احمدی ہی کی طرف سے کی معرفت حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کو ذکر کر سکتے
 ہیں۔ باقی باتیں ان کے لئے ہیں جو ہمارے میں تواری میں جاتا ہے
 اب سنا ہے کہ احمدی کو جاننا وہاں کا مشافہہ اور جاوے کے ایک
 حاجی کو تبلیغ کی گئی۔ اسے وفات مسیح ابن علی اور حضرت کے الہام
 کی بڑی نصیحت تھی اور خلیفہ اہل بیت حضرت پر کر اسے اہل بیت
 کر لیا بیعت کے لیے میں نے کہا تو کہا سنگاپور سے لکھوں گا۔
 ترجمہ قرآن انگریزی کے لیے ایک درخواست دیکھی ہے اسے
 آئی ہے۔ میں نے اس کو نمونہ بھیجا تھا۔ اس کے خط پھر سارا سن کر
 سے محنت بھی اس کو پڑھ لینا اور دفتر قرآنی اسلام میں دیدیا
 وہ ۱۰ کو نوٹ کریں۔ والسلام
 پھر ایک دفعہ میں نے تفصیلی مامات لکھے ہیں جو ناظرین افضل
 کی ذرا ہے۔

پیارے اکل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج تمام ملک کے خط سے معلوم ہوا کہ احمدی ایک کوئی سوار کی
 ہوا مارشلس کو جانے والا نہیں ہے۔ میرا احمدیت پر لکھا ہوا لوگو
 نے بڑے توجہ سے سنا میں نے قریباً دی تیار میں انکا بیعت
 تمام حضرت کی عمر کی خدمت مبارک میں روزانہ ہو گا نشانہ
 اگر پرہیز لوگ ہمارے سلسلہ سے تفراد کر اہت رکھتے ہیں مگر
 سب سے لوگ بڑی خوشی سے ہماری باتیں سنتے ہیں اور دلائل کے
 آگے مست تسلیم کر دیتے ہیں۔ سنگاپور کا ایک حاجی محمد بن عبد اللہ
 نام سے عربی میں گفتگو کرتے ہیں۔ اسے وفات مسیح کو قبول کر لیا۔ اور
 ذکر کہ انبیاء و ائمہ سے اس کو حضرت کے عربی الہامات دیکھائے
 دیکھ کر اس نے کہا کہ یہ قرآنی کی کلام ہے۔ پھر میں نے اسے
 خطبہ الہامیہ دیا۔ اس نے بہت محنت پڑھا۔ اور تصدیق کی۔
 میں نے کہا پھر اب بیعت میں کیا دیر ہے۔ اس نے مجھے اپنا پتہ
 لکھا دیا۔ اور کہا کہ میں سنگاپور سے اپنا خط بیعت لکھوں گا۔ دو
 تین دن بعد کا ذکر ہے کہ ایک سید آدی مجھے اپنے گھر بلا کر لے گیا
 اس نے ترجمہ قرآن انگریزی کی خوب داری بھی لکھی۔ اس کا ایک
 بیٹا بھی ہے جو کا نام حافظ عبد اللہ ہے۔ وہ معری عرب ہے
 بڑی فصیح عربی بولتا ہے۔ اسے وفات مسیح پر مجھ سے گفتگو
 کی اس نے کہا تمہارے پاس وفات مسیح کی عقلی دلیل میں یا
 نقلی میں لے کہا دونوں۔ اس نے کہا بیان کر دو میں نے آیت

فلما آتی فیتنی پیش کی۔ اسے کہا مفسر نے اس کے درمیان کے
 ہیں۔ میں نے کہا یہ لفظ تمام قرآن میں قبضہ کے سے میں
 متعل ہے۔ بیت علیہ السلام کی کیا خصوصیت ہے اس نے کہا
 دوسری آیت متوفیک ہے۔ میں نے کہا امام بخاری نے
 لکھا ہے قال ابن عباس متوفیک محبتک۔ کہا اچھا
 بخاری میں ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا مضمناً
 ہے۔ میں نے کہا سرافضک بھی آسم فاعل ہے۔ کہا اس کا
 ایثار فواللہ الیہ ترجع میں نے کہا رفع الی اللہ ہے الی اللہ
 نہیں ہے اور متوفیک کا ایثار تو فیتنی میں ہے۔ اس نے
 کہا فدائے قتل و جلیب کی تھی کہ میں نے کہا بے شک وہ
 مقتول ہوا مصلوب ہوا۔ بلکہ فدائے طبی موت دی وہ متوفی
 ہے کیونکہ اسباب موت صرف ان تینوں میں منحصر نہیں ہیں بلکہ
 بہت سے اقسام ہیں۔ اور رفع کے متعلق یوسف اللہ الذین
 آمنوا من تو اضع لہ ما فذہ اللہ اند آیات وفات کے
 متعلق ذیہا تجتوبون و فیہا یعقوبون و منہا تخرجون ثم
 ایام حیات اسی زمین میں گزارنے میں۔ مسیح کا کوئی استثناء نہیں
 دوسری آیت میں ہے المر تجعل الامم من کفالتا احیاء و
 امواتا۔ زمین میں نہ زندہ نہ میت رکھ دی ہے کہ کسی کو اوپر
 نہیں جانے دیتی۔ اور مجھے۔ ماسیحی الامم رسول قد خلت
 من قبلہ الرسل۔ اگر کسی زندہ ہوتا تو ابوبکر کا استدلال بدست
 نہیں رہتا جو امت تمام صحابہ نے قبول کیا۔ اس پر وہ قائل ہو گیا
 اور اسے کہا۔ ہذا کلام صدیق صادق و دلائل کے مقابلہ میں ہمارے
 پاس کچھ نہیں ہے۔ پھر اس نے کہا کہ میں مصر سے صرف حضرت
 مسیح موعود کو دیکھنے کے لیے نکلا تھا۔ مگر یہاں آکر میری شادی
 ہو گئی۔ اور پھر سستی آگئی کہنے لگا۔ اس سلسلہ کا لکھنا میرا فرض
 ہے۔ ہمارے پڑھنا ہے وہ ضرور سکون لیتا ہے۔ اور کہا
 الحق میں وہ لوگ جو اس کو جھوٹا کہتے ہیں۔ اسے کہا محمد عیسیٰ
 طرہی اور ایک اور مصری دوست نے مجھے ایک عجیب بات
 سنا ہے۔ وہ کہتے تھے ایسے بوجہ کذاب۔ اس نے میری بڑی
 عزت کی اور شکر یہ ادا کیا کہ میں ان کے گھر پر آیا۔ اور اس نے
 آنے کا وعدہ کیا میں نے اسے مستحق ادا ہمارا مسیح پڑھنے
 کے لیے دی ہیں۔ سید معلوم ہوتا ہے۔ معاذ قرآن ہے
 ہمسایہ۔ اسید ہے وہ سلسلہ میں داخل ہو جاوے گا۔ آج
 مات کو ان کا عذر یہ کہ اس کا مادہ ہے ہم صرف انکو لیں گے

جو بہت چختہ طور سے سمجھ چکے ہیں۔ مسٹر ایک بڑا لائق آدمی ہے اس نے
 سو لوگوں کو کھدایا ہے۔ جس نے احمدیت کے متعلق کچھ پوچھا ہو
 میں نے پاس دے۔ اور قرآن ہمارے درمیان مکمل ہو گا۔ ایک آدمی نے
 اسے کہا مرزا صاحب نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس نے کہا
 بتر ہے۔ آپا پر مجھ سے گفتگو کر لیا۔ قرآن شریف ہمارے درمیان
 نچ ہو گا۔ اس نے کہا میں بحث نہیں کرتا۔ وہ کتاب ہے۔ بے شک وہ
 ہر ایک نبی کا منظر ہے۔ وہ بھی ہے وہ مجھ ہے اور رسول اس کے
 بعد نبوت کا مدار وہ کیسے بند ہو سکتا ہے۔ یہی تو مذہب کی سزا
 پر زبردست دلیل ہے۔ نماز ہی غیر احمدیوں کے پیچھے پڑھنے سے
 میں نے سو دیکھا۔ لکچر احمدیت پر جتوید علی کی نماز اور پہلا لکچر غوث
 چھاپ ٹپکے۔ اور پھر تامل میں ترجمہ کر کے چھاپ کر بانٹ دیے
 مسٹر x x x x بڑا جوش ہے۔ وہ تیار ہے اپنے آپ کو
 مذہب احمدیت کی تبلیغ میں وقت کرنے کے لیے۔ تمام کو لبریں
 اس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اشارہ اللہ وہ کسی سے ڈرنا نہیں
 لکچر کے بعد اسی جلسہ میں اس نے قائل میں لوگوں کو مصافحہ بنا
 دیا کہ مرزا صاحب مسیح موعود اور نبی اور رسول ہیں۔ کیونکہ
 بہت سے لوگ انگریزی نہیں سمجھ سکتے تھے۔ ایک نے مجھے آکر
 حیا نت کیا کہ اسے آپ کے لکچر کا خلاصہ درست بتایا ہے۔ میں نے
 کہا اس نے کیا کہا ہے۔ اس نے کہا کہ احمد مسیح موعود نبی اور
 اور جہدی ہے۔ میں نے کہا بالکل ٹھیک اور درست کہا ہے۔
 اس جلسہ کے بعد تقریباً تمام لوگوں نے مجھے اداوت کسا۔ تمہارا
 کیا۔ اور ساتھ ہی سے۔ اور پریز پرنٹ نے خواہش ظاہر کی کہ میں نے
 لکچر بار بار دے جائیں۔ خدا کرے کہ یہ آپ آفری لکچر ہو۔ بلکہ
 آپ کے اور کئی لکچر ہوں۔ اور آپ کے بعد آپ کے سلسلہ کے علماء ہم میں
 آکر لکچر دیں۔ ہم آپ کا شکر یہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے ہم میں مغربی زمین
 دیکر نہایت ہم میں پس پیاد کر دی۔ اس پر پریز پرنٹ نے کل مجھے بتا
 کہ میں دل سے احمدی ہوں۔ اس سلسلہ کے ساتھ مجھ کو بڑی محبت ہے
 وہ یہاں بیٹھ کر رہتا ہے۔ اس کا بیانی قریش احمدی ہے۔ سو بالکل فاضل
 اور جوش ہے کہ حضرت احمد کے خد مبارک سے لوگ پہنچتے ہیں اور تبلیغ
 سم قائل ہے۔ یہ ان لوگوں کا خیال ہو سکتا ہے جو دل کے دھوکہ میں
 کیونکہ وہ پہلے فرض کر لیتے ہیں کہ لوگ اس سے کبھی نہیں لیں گے۔
 ایسے وہ ایسے مضامین تلاش کرتے ہیں جو ان کی دلچسپی کا باعث
 ہوں اور پھر آہستہ آہستہ ماہیت آجاتی ہے۔ اس کی مثال بالکل پڑ
 پانی سے نہانے والے کی ہے۔ سر دانی سے نہانے والا پہلے بہت

ڈالتا تھ کر جب کہ ایک ٹاہن پر پڑا تمام خون موی کا فوراً ہوتا ہے
یہ ڈور صرف سیوف تک ہوتا ہے جب تک ہم اپنی زبان سے سلسلہ
کے متعلق کہتے ہیں۔ جب ایک فصاحت صاف بتا دیا پھر کوئی ٹڈ
اور خون نہیں رہتا۔ اور لوگ بھی سمجھ جاتے ہیں کہ یہ صاف گواہی
ہے۔ اس نے ایمان کو بیان کیا ہے جسکی مرضی ہے صاف جس کی
مرضی ہے۔ تھانے من شاکو فلیومون ومن شاکو فلیکھ
۔۔۔ بل مجھے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں اس لکڑی کو خیر باد کہوں اور
اس اعلان کے بعد صوف سلسلہ میں لگ جاؤں۔ بڑا قیمتمند ہے
وہ دنیاوی کام کو چھوڑ کر تبلیغ میں اپنے تئیں لگانے کو تیار ہے اس
نے ہی بیان کیا ایسی ہی ایشین قائم کی تھی۔ موی کی مخالفت کی وجہ
اس نے اسکا نام احمد یہ نہیں رکھا تھا بلکہ سمرٹل سوسائٹی رکھا تھا
مگر بسنے یہ خوف و ڈر بالکل اتار دیا ہے اور بڑی مستعدی اور
سرگرمی کے ساتھ احمدیت کی تبلیغ میں مصروف ہے۔ جس کا
بھائی اسکے جیسے تھے تمام کے تمام بچے آدمی ہیں۔ میں نے ان پارل کے
نام حضرت کو سچو سے تھے +

(۳)

فرانس سے ایک دوست لکھتے ہیں :-

میرے پیارے آقا میرے ملاح میرے مادی دینا اسلام سکرم ورت اسر
آج حضور کی طرف سے نواز شہادہ شریف صدور لایا نہایت تلی
تشیف حاصل ہوئی میں نہایت خوش ہوئی کہ حضور میرے حق میں دعا فرماتے تھے
ہیں۔ میں ایک نہایت ہی عاجز و ناتواں انسان ہوں۔ کوئی علم نہیں کھاتا ہوں
مگر دل میں تبلیغ اسلام کا بہت شوق ہے مگر کیا کرں۔ ناواقف ہوں۔ اور
ایسی سرزمین میں رہا ہوں۔ جہاں کہ بڑے بڑے قائل لوگ آباد ہیں
کچھ دن ہوئے کہ ڈاکٹر ۔۔۔ صاحب نے مجھ کو تحریر کیا کہ کسی طرح ہو
فریچنگز آف اسلام کا فرانسیسی ترجمہ کر کے اور اسکی بہت سی کاپیاں
چھپ کر تقسیم کرانی جاویں۔ اسلئے میں ایک کتب فروش کی دکان پر گیا
تو وہاں ایک لیڈی جسکا کہ نام من فلور ایک گول ہے۔ ایڈریس ہے کہ
اسکے مکان پر پہنچا۔ میں اس پر مذہبیا رہی۔ اسلئے باوجود دروازہ
کھٹکنا لے کے جواب اندر سے نہ ملا۔ آخر پڑوس کے گھر والی دوست
نے باہر آکر کہا۔ کہ شاید وہ باہر گئی ہوئی ہے تم ۔۔۔ پھر آنا۔ چونکہ غار
شام کا وقت قریب تھا۔ اسلئے میں نے اسکو کہا میرا مکان بہت
ور ہے۔ اور میں نے اسکو ملنا مرنہ ہے۔ میں گھر سے ہو کر واپس
نہیں آ سکتا۔ کہا میں اسکی واپس تک یہاں ٹھہر سکتا ہوں اسنے
کہا ہاں۔ پھر وہ مجھے سامنے کے مکان میں لے گئی جہاں کہ تین صوف

کا کھانا بھی پکاتا تھا۔ اور اسکے اوپر کے مکانوں میں اور لوگ بھی
آباد تھے۔ انہوں نے کرسی دی اور عزت بٹایا اور کھانا
نہان میں میرے ساتھ گفتگو کرنے لگی۔ جو کہ میں تنہا ہی تھوڑی
سمجھ سکتا تھا۔ اسلئے بعد میں ان کی فرانسیسی زبان میں کہا
کہ میں نے نماز پڑھنی ہے۔ میرے لئے ایک کپڑا لڑو۔ وہ قالین
کا ٹکڑا لائی۔ دسپہ میں نے نماز کو ادا کیا۔ اور دعا بھی کی۔ سنا د
پڑھنے کے بعد انہوں نے مجھے اندر انیم برشت اور کچھ مدنی دیا
کھانے کے لئے مجبور کیا۔ جسکو میں نے ان کے خوش کرنے کے لئے
کھا یا۔ اسلئے میں اس صاحبہ موصوف کی ملازمرائی اسکے لئے
کہ میں سہی ہوئی ہے وہ شاید تین ملاقات کرے۔ اور اسکا
سوتلے جگنا بھی درست نہیں۔ میں نے کہا۔ کہ کیا وہ کھانا
کھانے کے لئے ہی نہیں آئے گی۔ اس پر وہ ہنس پڑی۔ اور صوف
میرے ہاتھ سے پھینک دیا۔ اسلام کی کتاب وہ ایدیں جو میں نے
کتب فروش سے لیا تھا۔ کہ چلی گئی۔ اور انگریزی میں جو
لائی۔۔۔ جگنا خلاصہ یہ ہے کہ میں ڈاکٹر کی ہدایت مطابق آرام
کر رہی ہوں۔ مجھے مذاہب عالم سے بہت دلچسپی ہے چونکہ آف اسلام
جو مطالعہ کے لئے ہے اس کا شکر ہے۔ اتوار منجے ملتا ہے
میں نے جواب میں لکھا کہ میں ایک انبی ہوں چار منجے حاضر ہیں
ان گراٹھے چھ منجے پلے۔ فراویں تو آ سکتا ہوں لیکن کتاب
جو میں لایا ہوں۔ یہ صرف آٹھ منجے پڑھنے کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ
اسکا فرانسیسی زبان میں ترجمہ کرنا ہے۔ طالعہ پھر ایک جواب
لائی :- جسکا مضمون :- ہے کہ بہت اچھا چھپنے ہی ہے میں نے
کتاب کو سرسری نظر سے دیکھ لیا ہے بہت مفید ہے میں فریچ
میں فیچر جوت کے آٹھ منجے اسکا ترجمہ کر کے بہت خوش ہوئی۔
۔۔۔ حضرت ہو کر واپس چلا آیا۔ اور حسب الوعدہ اتوار کو مساجد کے
مکان پر جا پہنچا۔ ہر دو لیڈیوں سے ملاقات ہوئی۔ میں
صاحبہ اسکی دوست فریچ لیڈی۔ میں صاحبہ نے ذکر کیا کہ یہ
مکتب اچھی ہے۔ بلکہ نہایت مفید کتاب ہے۔ آدمی بڑہ لی ہے
اگرچہ میں تمام باتوں کے متفق نہیں ہوں۔ مگر ٹھہر رہی ہوں
اور صاحبہ نے کہا ہے کہ گوشت کھانا چاہئے۔ مگر لاگو
نہ کھانے والے بہت طاقت ور معلوم ہوتے ہیں۔ یہ تمہاری
کتاب کیا تمہاری تصنیف ہے میں نے کہا نہیں۔ یہ ایک انبی
کی کتاب ہے جو کہ ہندوستان میں پیدا ہوا۔ اور اسکی ہڈیاں
پیشگوئیاں ہیں جو لوگوں نے پوری پوری دیکھیں۔ چنانچہ میرے

پاس تین چار منفلٹ تھے وہ دے۔

ڈوئی والی پیشگوئی میں حضرت صاحب کی تصویر بھی موجود
تھی۔ مکان کر پیش کی۔ کہ یہ وہی ہے۔ جس نے کہ کتاب لکھی
اور اس نے نہ صرف یہ کتاب لکھی ہے بلکہ سو کے قریب قریب
لکھی ہیں۔ ڈوئی کی پیشگوئی کا واقعہ بیان کیا۔ اس نے کہا کہ
تو وہ لوگ بھی کرتے ہیں۔ جو کہ چھ دی ہو جاتی ہیں۔ پیشگوئیاں
کوئی بڑی بات نہیں ہیں نے کہا۔ میں بھی ایک پیشگوئی کر سکتا
ہوں کہ کل دن چٹے کا ایک حکیم کسی مرض کو پیش از وقت کہہ سکتا ہے
کہ تو اتنے دن میں اچھا ہو جائیگا۔ یا کسی حق میں پیشگوئی کر دیتا ہے کہ وہ
اتنے دن تک مر جائیگا۔ بیماری سخت شدہ یہ ہے ایسا ہی ایک تجربہ پیشگوئی
کر دیتے ہیں کہ اتنے دنوں میں یہ پیشگوئیاں بھر بدرجہا پھر جوتی
میں اگر صاحب میں غلطی لگ گئی تو بس کچھ نہیں سکر یا یہ پیشگوئیاں انبیاء
کی پیشگوئیوں کے برابر ہو سکتی ہیں جو صاحب بھر سے باطل لگ
اور ٹھیکہ ہوتی اور اسکا دعویٰ محض یہ ہوتا ہے کہ ہم کو خدا نے یوں
کہا۔ اور یوں ہوگا۔ اور پھر سیکڑوں پیشگوئیاں کرتے ہیں جو کہ
سچی نکلتی ہیں اور لوگ عجیب قحاح دیکھتے ہیں پھر میں ایک اور
بات بتانا چاہتا ہوں کہ میرے پاس بھی کچھ دوسرے ہیں اور آپ
کے پاس بھی اور اس لیڈی کے پاس بھی بہت سا دوسرے ہے
ان سب کے علاوہ بادشاہ کے پاس بھی دوسرے ہوتا ہے۔ تو کہ ہم
دوسرے کے ساتھ بادشاہ کے برابر ہو سکتے ہیں۔ بادشاہ کہہ سکتے
ہیں میں نے کہنے لگی ہیں۔ پھر میں نے کہنا شروع کیا کہ انبیاء کی پیش
گوئیاں کو پرکھنے اور سمجھنے کے لئے ہر ایک انسان کے اندر ایک نور
قلب عطا کیا گیا ہے بعض میں زیادہ اور بعض میں کم۔ اور بعض میں
بہت ہی کم پھر میں نے کہا۔ اس لیڈی کے پرکھنے کے لئے بھی تین چیزیں
سے کام لینا چاہئے۔ سب سے پہلے اسکے دل میں کتنی جوت
انہی سچائی کے واسطے میں لکھی ہیں۔ سب سے دوسری پیشگوئیاں جو کئی
ایک چھ دی ہو چکی ہیں۔ اور بعض اور ہیں۔ اور کئی ایک چھ دی
ہوئی۔ تیسرے اور سیکڑوں کہ اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے دعا
کرتے ہیں چاہئے کہ اسے ہمارے خدا اگر یہ انسان سچا ہے۔
تو ہماری قسمت میں اسکی فرمانبرداری کر۔ میں نے دعا کرتے ہوئے
پر بہت زور دیا۔ اسکے بعد میں نے دوسری ملاقات کیوئے پڑ
تو اسنے کہا دوسرے اتوار میں چندہ دن تک۔ آخر روز کے
بعد اس نے مجھے خط لکھا۔ کہ مجھے اتوار کے بعد دوبارہ
وقت پانچ بجے شام کے ملاقات کے لئے آ سکتے ہیں۔ کہیں جو

نتیجہ سالانہ امتحان مدرسیہ

ترجمہ و بجا سے گی

شیر علی ماسٹر صاحب شاعت اسلام

میں نے کہیں اپنی بہنوں کو ملنے ہانا ہے سو میں اسکی چھٹی کے مطابق بڑے روز گیا اسکے مکان پر ایک اور دینی جوان جو کہ شیشتری ہسپتال میں ملازم تھا اور انگریزی بھی طرح بول سکتا تھا موجود پایا میں اسکے ساتھ بہت دیر تک باتیں کرتی رہی جو کہ اسکے ہم خیال تھا اسکو اپنی کچھ خواہشیں بتا دی کہ میں نے اسکی کی نسبت یہ غلاب دیکھی تھی مگر مجھے سمجھ نہ آتی تھی پھر اس نے مجھے کہا اس منٹکین نے ہی تماری کتاب کو دیکھا ہے اور پیش کیا اسکے پاس میں جو کہ پڑھنے کے لئے لے گیا اس روزی جوان نے کہا کہ میں نے اس سے پوچھ کر نا ہے پھر اس نے کہا کہ ہم اسکو بھی وغیرہ نہیں مان سکتے کیونکہ اور بھی اسکی ماں میں اس قسم کے بی بی ہوتے ہیں مثلاً پچٹ اور ایک اور شخص کا نام لیا جو کہ دوسرے ہوا ہے مگر ہم انکو چھوڑتے ہیں میں نے کہا پچٹ تو اپنے دھوئے کو چھوڑ گیا اور وہی بی بی کی نسبت مجھے علم نہیں کیا تم مجھے کوئی ایسی کتاب یا اسٹہارو دکھا سکتے ہو یا اس نے کہا سوت رولائی کے سبب نہیں سکتی میں نے کہا سچے اور مجھ نے بھی میں غلاب نے ایک شناخت بھی ہے کہ جو نا بھی بہت جلدی تباہ ہو جاتا ہے اسکو اسکی کوئی حمار نہ بنتی ہے۔

اس کے بعد میں نے کہا جو مذکور کتاب میں کچھ باتیں میرے مخالف ہیں ایسے میں ترجمہ نہیں کر سکتی ہاں اگر بعض مضامین جو اس میں جگہ میں پسند کرتی ہوں سا کا ترجمہ کر دیتی ہوں میں نا منظور کیا اور وہی منٹکین کے ہمراہ چلا آیا کتاب بھی اسکے پاس ہے بلکہ وہ ساری پڑھنے سے میل جی پاتا ہے ٹیکل او فاسلام کے بعد کچھ اور حضرت کی انگریزی ترجمہ شدہ کتاب میں بھی اسکو پوری جاہل شاید اسے غلاب اسکو دیکھو پھر سے حضور بھی دعا کریں وہ کچھ کتابیں بھی رواد فرماویں جو دہری فتح محمد صاحب کو بھی فرماویں کہ دینی معاملات میں دہری مدد کرتے نہ کریں میں نے انکو خط لکھا ہے ایک انکو بھی لکھا۔ اور دوسرا پھر لکھا جس میں نے لکھا ہے کہ لڑکوں میں ہی فرانسیسی ترجمہ کرالیں کیونکہ آجکل کوئی لائق آدمی ترجمہ کرنے والا نہیں ہو سکتا ہم انشاء اللہ فریض کو ادا کریں گے اور نیز حضرت صاحب کی اردو عربی کتابیں میرے مطبعہ کے واسطے بیچ دیں تاکہ گفتگو کے لئے کام آسکیں سائنٹول افضل کو میں نے چڑا دیا نہایت محنت اور با دلائل پایا ہے کہ آجکے بہت امن جڑا جیسے سب احمدی بھائیوں کو سلام علیکم (عبدالرحیم)

اس سال امتحان میں ۹۳ طلباء نے سالانہ امتحان دیا جس میں سے ۷۷ کا سیلاب ہوئے اور پندرہ فیل جماعت ہفتم میں مولوی عبدالقدوس نے جماعت میں اول نمبر اور انعام کے واسطے جو فیصدی ۶۰ نمبر ہیں اور ان سے زیادہ نمبر لکھ کر اول درجہ کا انعام مبلغ ۱۰ روپے حاصل کیا۔ نیز مجموعہ قرآن و حدیث میں جو انعام کے لئے فیصدی ۶۰ نمبر ہیں اور ان سے زیادہ نمبر لکھ کر سیلاب ۱۰ روپے انعام حاصل کیا یعنی کل لائق پانچ انعام جماعت ششم میں انجند خاں نے مجموعہ قرآن و حدیث اول درجہ کا انعام مبلغ ۱۰ روپے حاصل کیا۔ جماعت چہارم میں عیال جلیل پور قمر کا انعام مبلغ ۱۰ روپے حاصل کیا جماعت دوم میں ابوبکر نے ہر دو انعام مبلغ ۱۰ روپے حاصل کئے۔ سہیل جماعت میں اس وقت تانہ مجموعہ قرآن و حدیث کا انعام مبلغ ۱۰ روپے حاصل کیا۔ اس سال کل انعام مبلغ ۱۰ روپے طلباء نے حاصل کیا نتیجہ امتحان کے بعد طلباء کثرت سے داخل ہو رہے ہیں یعنی اتمام سال پر تقریباً ۱۵ طالب علم تھے اور اس وقت ایک سو تیس کے قریب ہیں شاہین علم کو جو کہ غور کریں

ایک ضروری گزارش

خلیفہ المسیح الہدی اور اسے غلاب کی خدمت میں خطوط لکھتے وقت اپنا پورا پتہ نہیں لکھتے۔ اور اسوجہ سے جوابات پہنچنے میں بعض وقت دقت واقع ہوتی ہے۔ ایسے سے عرض ہے کہ احباب اپنا پورا پتہ تحریر فرمایا کریں۔ والسلام
فاکرا غلام شاہ خاں حضرت خلیفۃ المسیح والہدی۔ قادیان۔
(۹۔ مئی ۱۳۳۹)

منشی غلام حسین صاحب احمدی
پٹواری مقام احمد نگر ڈاک خانہ خاں
خلیفہ کو روانہ دفتری غیر مستطاف
اتحاد کے نام دینی لی اردو جاری رکھنا چاہتے ہیں جو صاحب زیدی کو کہہ دینے کی استطاعت نہیں رکھتے وہ منشی صاحب موصوف سے خط و کتابت کریں۔ احمدی وغیر احمدی طلباء کو

اعلان

قادیان میں مالش کے مشورہ

جو احباب قادیان میں مالش اختیار کرنی چاہتے ہیں اور زمین خریدنے کے خواہشمند ہیں اپنی دینی دفتر افضل میں سیدیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کے لئے زمین کا بندوبست کرینگے بعد میں انکو نرخ سے اطلاع دیجاوے گی۔
(منشی)

تعداد نومبائین

تہذیب خان صاحب ہوشیار	چاندین صاحب امرتسر
بیک خان صاحب	بنت محمد اسماعیل صاحب لاہور
چوہدری من محمد صاحب	فرزند
امروا صاحب	سیالکوٹ
حسن محمد صاحب	احمد صاحب ۵۵ بار
فضل دین صاحب بالانصر	ابراہیم اسماعیل صاحبان
شکر احمد خان صاحب سیالکوٹ	ابوالفضل سید عبداللہ صاحب ٹنگ
چوہدری فتح دین صاحب لاہور	مستری عبدالکیم صاحب سیالکوٹ
مسعود عایشہ بنت بھوانی بالانصر	ابو فرزند علی صاحب بالانصر
برکت صاحب	محمد حسین صاحب
محمد حسین صاحب کشمیر	ابو محمد عبدالنصیر صاحب سیالکوٹ
چوہدری عبدالملک صاحب	حشمت احمد صاحب شملہ
حسن محمد صاحب گورداسپور	نور محمد صاحب ریاست جیند
چاندین صاحب گجرات	یعقوب خان مٹا
مہلال دین صاحب	ابو حسین شاہ صاحب
تاج دین صاحب امرتسر	محمد فیض صاحب سیالکوٹ

تأخرین الحکم الملک - چون کتاب حضرت کریم بنیامین را بر گنجی تاج آورده بود و به خلافت آن پسر طبرستان اسکا - سلطنت حکم داد (ادب الحکم)

مولا بخش صاحب برهما	دولت	محمد عبدالقادر صاحب آباد دکن	حسن الدین صاحب سیالکوٹ	محمد رفیع صاحب منٹگری	مائی بیگم صاحبہ دادلہندی
حبیب احمد صاحب	برکت بی بی	محمد عبدالرحیم صاحب	محمد الدین صاحب	غلام محمد صاحب جالندھر	گوبی بی صاحبہ
بنت سید انعام رسول صاحب کنگ	شیخ فقیر محمد صاحب ملتان	ابو سنشی محمد الدین صاحب دادلہندی	ابو نواب صاحب لائل پور	ابو نواب صاحب امرتسر	ابو صاحب محمد مریم صاحبہ لائل پور
غیر محمد صاحب منٹگری	حسن علی صاحب	ابو یار نظام الدین صاحب	شیخ احمد بخش صاحب جہلم	ہم سر فراز حسین صاحب گوردگاہ	نبی بخش صاحب خالدار حیدر آباد دکن
آبی بخش صاحب ایست آباد	ابو صاحب	ابو نظام محمد الدین صاحب	ہند فقیر صاحب سیالکوٹ	مسماة جمال بی بی	والدہ صاحبہ منٹگری بخش کتا بنوں
ابو صاحب ذاکر محمد اشفاق صاحب کنگ	ابو سنشی محمد حسین صاحب لائل پور	ابو فضل کریم صاحب	مسماة کیون ابو فقیر	شیخ محمد سلیم صاحب رتناگری	مولوی فضل الہی صاحب گوردگاہ
پوچی صاحبہ روشن الدین گوردگاہ	چوہری احمد صاحب گوردگاہ	ابو احمد صاحب	بابون صاحب	محمد بن صاحب آہنگر سیالکوٹ	محمد شریف صاحب
اردو صاحب گوردگاہ	مرزا وزیر بیگ صاحب پٹیالہ	ابو نظام الدین صاحب	نبی بخش صاحب	علی محمد صاحب لہیانہ	ابو صاحب بلال و رفیع صاحب
جان محمد صاحب لائل پور	نور محمد صاحب گجرات	محمد مستقیم صاحب پٹیالہ	کرم الہی صاحب	والدہ صاحبہ نظام فی صاحبہ سیالکوٹ	نائب تحصیلدار گانڈوہ
محمد بخش صاحب	محمد صاحب	خالد صاحب بوشیا پور	غلام محمد صاحب	برادر غلام فی صاحب	رحمت احمد خاں صاحب لائل پور
رحیم بخش صاحب	چوہری گئے صاحب	ابو محمد علی صاحب جالندھر	امام بی بی صاحبہ	ابو سراج الدین صاحب گجرات	منشی صدیق حسین صاحب گوردگاہ سپورہ
احمد صاحب	علم الدین صاحب	ابو صاحبہ منٹگری محبوب عالم تارہ	جان بی بی صاحبہ	منشی فیض احمد صاحب گوردگاہ	عبد الحمید صاحب سیالکوٹ
شرین دین صاحب	رحمت خان صاحب	راجہ احمد دین صاحب گجرات	بھانگن صاحب	والدہ صاحبہ فائز الدین صاحبہ سیالکوٹ	عبد العزیز صاحب
پیر محمد صاحب	محمد علی صاحب	تاج دین صاحب	مصاب بی بی صاحبہ	مسماة فائز بیگم صاحبہ	غلام حیدر صاحب
ہشیرہ صاحبہ نیاز محمد صاحب منٹگری	محمد صاحب	منشی مولا بخش صاحبہ شاہ پور	فاطمہ بی بی صاحبہ گجرات	سندھ خان صاحب نولہر جالندھر	غلام رسول صاحب
ابو احمد دین صاحب سیالکوٹ	چوہری مولا داد صاحب	ابو شہاب الدین صاحب جالندھر	فتح بی بی صاحبہ	ابو صاحبہ	آمنہ صاحبہ
محمد عبدالرشید صاحبہ میدانا دکن	نوشی محمد صاحب	شیخ تاج محمد صاحب کھیل پور	نیک بی بی بنت شاہ عالم	منور خان صاحب	جان محمد صاحب بکیر پور
سیاح صاحب	امام الدین صاحب	مرزا رحمت بیگ صاحب گانڈوہ	نور داد صاحب	فرزند	خان محمد صاحب
ابو سنشی بشیر احمد صاحب دادلہندی	موسے صاحب	بنت بی بی صاحبہ ہوشیار پور	والدہ نور داد صاحبہ	نیان خان	فندہ علی صاحب
فضل الہی صاحب گجرات	حیات محمد صاحب	بیگم بی بی صاحبہ	میگم صاحبہ	عبداد خان	افضل صاحب
مولوی محمد یوسف صاحب	میاں پھلا صاحب	مولوی برکت علی صاحب گجرات	گوہری بی بی صاحبہ	عبد اللہ خان	عبد الواب صاحب
مولوی برکت علی صاحب	محمد بخش صاحب زمیندار	کھیل صاحب سیالکوٹ	علی محمد صاحب	رحمت بی بی صاحبہ	چھوٹو صاحب
محمد الدین صاحب لائل پور	ابو صاحب	برٹا صاحب	ہر دین صاحب	احمد دین صاحب گجرات	بار صاحب
چوہری حیات محمد صاحب سیالکوٹ	والدہ	عنایت احمد صاحب	بنت بی بی صاحبہ	ابو محمد رفیع صاحب	ابو صاحب عبد الواب صاحب
چوہری بابک علی صاحب گوردگاہ	سری محمد دین صاحب شاہ پور	اسن الدین صاحب	نیک بی بی بنت حافظ	فضل خان فرزند	محمد و صاحب نرودار
مولوی محمد حیات صاحب ملتان	منشی محمد نواب الدین صاحب لائل پور	غلام محمد صاحب	ہر دین صاحب	سلطان	ابو صاحبہ
نواب دین صاحب سیالکوٹ	شاہ محمد صاحب گوردگاہ	غلام احمد صاحب	نیز بی بی صاحبہ	دختر	مشو صاحب
محمد بی بی ندیم صاحبہ	ابو صاحب	محمد حسین صاحب سیالکوٹ	مسماة اسرکی صاحبہ سیالکوٹ	ابو علم دین صاحب کٹیر	ابو مشو صاحب
ابو صاحبہ محمد صمدین صاحبہ شاہ پور	فرزند	نعت احمد صاحب کھیل پور	ابو احمد بیگم صاحب لہور	عبد الصمد صاحب لہور	جبار صاحب
بیگم صاحبہ	ابو بخش دین صاحب گجرات	مسماة زینب صاحبہ سیالکوٹ	محمد صدیق صاحب	ولایتی شاہ صاحب پٹیالہ	غفار صاحب
لال دین صاحب مجون	امام الدین صاحب برار	مسماة فاطمہ صاحبہ	ابو صاحبہ محمد صدیق صاحب	جونا صاحب	ستار صاحب
چراغ دین صاحب	محمد عبدالسیاق صاحبہ آباد دکن	منشی احمد بخش صاحب دانور	لحم الدین صاحب گجرات	حافظ بیگم صاحبہ دادلہندی	مختار صاحب
حیات محمد صاحب	نور الدین صاحبہ	محمد جان صاحب رتناگری	والدہ صاحبہ امام الدین	ممتاز بیگم صاحبہ	دسران صاحب
محمد علی صاحب سیالکوٹ	محمد قاسم صاحب	حیدر علی صاحب سیالکوٹ	محمد یار صاحب زنگر منٹگری	وانابی بی صاحبہ	بلو صاحب